
1684
S

بلاک مونٹین اکسپیڈیشن

طرفہ کارنامۂ دلیران فرنگ ہے اور دستور العمل مدبران
بافرہنگ۔ جام جمشیدی کہیے یا آئینۂ سکندری سمجھیے
ہر ایک حرف گنج گوہر حکمت ہے۔ ہر ایک کلمہ
معدن جوہر شجاعت و جرأت یعنی واقعات

جنگ کوہ سیاہ

جسکو عالیجناب معلی القاب ماہر فنون جنگ و پیکار
موجد قوانین رزم و کارزار میجر نواب افسر جنگ بہادر
اڈیکان بندگان حضرت سرکار نظام دکن و کمانڈر
گولکنڈہ برگیڈ نے تالیف فرمایا اور

دارالطبع سرکار عالی میں طبع ہوا
۱۳۰۶

بسم اللہ الرحمن الرحیم

۱۰ ماہ اکتوبر پنجشنبہ کے روز بعد شام کو ڈیوڑھی مبارک سے میں سیف آباد میں اپنے
مکان کو آیا قریب بارہ بجے شب کے سرفراز نامہ اقدس و اعلی ولی نعمت یدین حشمت
بہرام شوکت بندگان حضرت حضور پُر نور دام سلطنتہ نے عز ورود فرمایا
فوراً عنایت نامہ کو چوبدار کے ہاتھ سے لیا سر اور آنکھوں پر رکھا اور کھولکر پڑھا شملہ سے جو افغانستان کو
سفارت روانہ ہونے والی تھی حضرت نے مجھے اوس میں شریک کر کابل کے جانے کے
لیے حکم صادر فرمایا تھا چنانچہ نقل اوس عنایت نامہ کی بجنسہ ذیل میں مرقوم ہے

نواب افسر جنگ بہادر سلامہ

نواب گورنر جنرل صاحب بہادر نے مہاراجا مسٹر رچرڈ صاحب کی

کابل مقرر کی ہیں۔ ہادل صاحب نے مہاراجہ کو لکھی تھی یہاں کی

نواب میر ایران صاحب بہادر کی مرضی کی موافق مہاراجہ کو بھجوائی جاتا

سوار کی ساتھ ہادل صاحب کو جواب بھجوایا گیا ہی۔ مہاراجہ کے اطلاع

کی دلاسلی لکھا گیا ہی۔ مہاراجہ کو یہاں سے ۱۵ ستمبر کو روانہ ہونا

ہوگا جو ۳ محرم الحرام ہوگی۔ تم جلد اپنی تیاری سے روانگی کر لینا

زیادہ قیمتی لکھا [illegible]

۳ محرم الحرام ۱۳۰۳ یوم پنجشنبہ

بمجرد ورود حکم خداوندی کے چار روز مین اپنا ضروری
بندوبست کرکے ۲۳ ماہ مذکور کو صبحکی ریل مین بمبئی کی جانب
روانہ ہوا تین گھوڑی اور تین یابو مع دو اردلیون کے براہ
راست پشاور کو روانہ کر دیے بمبئی مین مجھکو
یہ خبر ملی کہ افغانستان مین محمد اسحاق خان برسر بغاوت ہے
امیر عبد الرحمن خان والی کابل نے اوس کے اخراج
کے لیے فوج روانہ کی ہی۔ اسواسطے روانگی کابل مشن
کی چندی موقوف رہے گی۔ چونکہ خلاصہ کیفیت
اس امر کی معلوم نہین ہوئی تھی۔ اس لیے مینے شملہ کو

جانیکا ارادہ کیا۔

۲۹ تاریخ وقت صبحکی انبالہ کو پہنچا وہان سے گھوڑون کی ڈاک مین

سوار ہوکر شملہ کی جانب روانہ ہوا۔ اسطرف برسات کثرت سے

تھی۔ راستہ اسقدر خراب تھا کہ گھوڑی بالکل چل نہین سکتے تھے۔ بہ

ہزار دشواری قریب شام کے کالکا مین پہنچا۔ اسجگہ دو ہوٹل ہین

لارنس ہوٹل مین کچھ کھانا کھا کر قریب چھ بجے کے یہان سے تانگہ مین

روانہ ہوا۔ اسمقام سے پہاڑ کی چڑھائی شروع ہوتی ہے۔ یہان کچھ

سردی تھی جسقدر بلندی آتی تھی اوسیقدر سردی زیادہ

معلوم ہوئی تھی آٹھ بجے شب کے ایک مسافر بنگلہ مین

فرد کشن ہوا ۔ اور دوسرے دن اول صبح سے روانہ ہو کر گیارہ بجے

شملہ مین پہونچا ۔ کرنل نول چمبرلین صاحب نے میرے لیے

ایک بابو دامن کو وہان روانہ کیا تھا۔ اور خط مین لکھا تھا کہ تم سیدھے

ہز اکسلنسی سر فرڈرک رابرٹ صاحب کمانڈران چیف کے پاس آؤ

چنانچہ مین بابو پر سوار ہو کر اسنوڈن کو گیا۔ وہان سر فرڈرک رابرٹ

سے ملا۔ لیڈی رابرٹ واسطے تبدیل آب و ہوا کے قریب میں

کسی مقام کو تشریف لے گئی تھین۔ اور سر فرڈرک رابرٹ بھی

دوسرے روز جانے والے تھے۔ اس لیے مین اپنے

قدیم دوست کرنل نول چمبرلین صاحب کے بنگلہ مین اوترا ۔

دوسرے روز صبحکو کمانڈران چیف صاحب وئیسرائے کے پاس
کونسل مین گئے وہانسے واپس تشریف لا کر مجھسے فرمایا کہ فی الحال
کابل مشین کے روانہ ہونے مین چندے تامل ہے۔ سرکاری فوج
زیر حکم میجر جنرل مکوین صاحب کے۔ (بلاک منوٹین) کو روانہ ہو رہی ہے
مینے وئیسرائے سے تمہارے جانے کے باب مین تحریک کی
اور فارن آفیس سے بندگان حضرت حضور پرنور دام سلطنتہٗ
کو تار بھی دیا گیا ہی۔ کل صبح آپ شملہ سے روانہ ہو کر جسقدر جلد ممکن ہو
قبل ازانکہ جنرل مکوین صاحب بلاک منوٹین کو پہنچین اونکے اِسٹاف مین شریک ہو جاؤ
جنرل مکوین صاحب کو بطور سرکاری ٹیلگراف دیا گیا ہی کہ میجر افسر جنگ بہادر

حسب الحکم سرکار جنگ بلاک مونٹین مین بطور راڈیو کان آپ کے
اسٹاف مین مقرر کیے گیٔے ہین - اور جسوقت کہ کابل
مشین افغانستان کو روانہ ہوگی اوسوقت اندازا ایک ہفتہ
اول آپکو اطلاع دیجاویگی آپ جنگ بلاک مونٹین سے
روانہ ہوکر پیشاور یا جمرود پر سفارت کے شریک ہو جانا۔
چونکہ ضروری اسباب ایسے سفر کا میرے ہمراہ نتھا
لھذا مجھے اپنے دوست کرنیل نول حمبرلین صاحب سے
اس امر مین بہت کمک ملی اُنھون نے مجھے
اپنے ہمراہ لیجا کر جو کچھہ سامان کہ ایسی جگھہ کے لیے

ضرور ہوتا ہی۔ اوسکا اہتمام کرا دیا۔ جنگ بلاک مونٹین۔
مین ہر افسر کو چوالیس ۴۴ پونڈ اسباب لیجانے کی
اجازت تھی ۔ دو افسرون مین ایک خچر باربردار ملکو
ملتا تھا ۔ لھذا جسقدر اسباب کہ میرے ہمراہ تھا
وہ سب مینے کرنیل چمبرلین صاحب کے پاس
چھوڑ دیا ۔ فقط دو موٹے بلانکٹ دو واٹر پروف کی
چادرین دو یونی فام کے خاکی کوٹ دو برجیس
ایک بوٹ ایک پیٹی دو کرتے فلالین کے اپنے ہمراہ لیے ۔ دوسرے روز
گیارہ بجے تانگہ مین سوار ہو کر انبالہ کو روانہ ہوا وہانسے صبحکی ریل مین

بٹھکرہ ۵ اکتوبر روز جمعہ۔ ۲ دو بجے شنکو حسن ابدال پہنچا۔

وہان سے ساڑے چار بجے تانگہ مین ایبٹ آباد کی طرف روانہ ہوا۔

۲ دو بجے ایبٹ آباد پہنچا۔ امین الدین مع بابو کے یہان حاضر تھے۔

کرنیل ملائی صاحب نے پیشتر سے آگے جانیکا سب بندوبست

کیا تھا۔ ایبٹ آباد مین مسس مکوین سے ملاقات ہوئی۔

یہان سے رات کو سات بجے تانگہ مین روانہ ہوکر ایک بجے

خاکی مین داخل ہوا۔ جنرل مکوین صاحب مقام سیری پر تھے

بہادر معزز نے میرے ساتھہ ایک اسکاٹ بھجوا نے

پندرہوین بنگال کیولری کے افسر کو تحریر کیا تھا۔

چنانچہ رجمنٹ مذکور کا اِسکاٹ لیکر مین آگھی کو پھنچا۔ وہان جنرل
گموین صاحب کا خط ملا کہ تم ہرگز تنہا پہاڑ پر میرے پاس
آنیکا ارادہ نہ کرنا۔ بلکہ ایک روز آگھی مین ٹھہرکر جب کانوائی
(یعنے فوج کی سربراہی کا سامان) وہان سے روانہ ہو
تب اُسکے ہمراہ آنا۔ میجر کیلی صاحب نے بیان کیا۔
کہ ایک روز پیشتر چند سرکاری آدمی پہاڑ سے نیچے آرہے تھے
ایک شخص اون مین سے علحدہ ہوکر ذرا پیچھے رہا۔ مدہ خیل نے
اوسکو مار ڈالا۔ اور اِسی طرح پچھلے اِسکے کتنے ہی لوگ
مارے گئے۔ اِس لیے جنرل صاحب نے سخت

حکم دیا ہی۔ کہ سوائے ہمراہی کانوائی کے کوئی شخص علیحدہ
آمد و رفت نہ کرے۔ کرنیل پارٹ صاحب کمانڈنگ سگن
سکہ پلٹن کے جو کہ دامن کوہ مین مقیم تھے مجھسے ملے
اور شبکو اونھون نے ڈنر کی دعوت دی۔ اور
کہا کہ شبکو اِسی جگہ رہکر صبحکو ہمراہ کانوائی کے
جنرل صاحب کے پاس روانہ ہو تو بہتر ہوگا۔ چنانچہ
مین شبکو وہین رہا۔ اور علی الصباح ہمراہ ایک افسر سگن سکہ پلٹن
اور ڈاکٹر گرین صاحب کے جو کہ ایک کم عمر بڑے خوش مزاج
آدمی تھے۔ اور شبکو ڈنر مین اُنسے ملاقات ہوئی تھی۔

اور اُنھوں نے میرے ساتھہ بطور ہواخوری کے پہاڑ پر

جانے کیواسطے وعدہ کیا تھا روانہ ہوا۔ ہمارے ساتھہ ڈیرسو خچر

اسباب ٹرانسپورٹ کے اور سو جوان کا اسکارٹ تھا۔

گیارہ بجے سے پیشتر ہم جنرل مکوین صاحب کے پاس پہنچے۔

قبل اسکے کہ بلاک مونٹین ایکسپڈیشن سنہ ۱۸۸۸ عیسوی کا کچھہ حال

لکھا جاوے ضرور ہے کہ تھوڑی کیفیت اوس ملک کی

اور حال وہاں کے باشندوں کا۔ اور باعث انگریزی

سرکار کی فوج کشی کا بطور اختصار کے تحریر کیا جاوے

بلاک مونٹین (یعنی کوہ سیاہ) جانب مشرق انڈس ندی

کے۔ اور جانب مغرب و جنوب کاشمیر کے پہاڑون کے
واقع ہی۔ اِس پہاڑ کی چوٹی تک مشرق کی طرف سرکار انگریز کا
علاقہ ہے۔ وہ بھی اسطرح پر ہے کہ زمیندار و ملک لوگون کے
ماتحت یہ زمین ہے۔ وہ سرکار انگریزی کو کچھہ
خراج نہین دیتے لیکن فی الجملہ تعلق سرکار انگریزی سے
رکھتے ہین۔ پہاڑ کے نیچے جانب مشرق سب
انگریزی علاقہ ہے۔ پہاڑ کی چوٹی سے مغرب کی طرف
سب وحشی افغانون کا علاقہ ہے۔ اوسکو یاغستان کہتے ہین
یہ قوم کسی حاکم کے حکم مین نہین ہے۔ نہ یہان کوئی بادشاہ ہے

نہ وزیر نہ حاکم۔ یہان تک کہ باپ کا حکم کسی بیٹا نہین مانتا۔

ہر شخص اپنے کو بجائے خود بادشاہ اور حاکم سمجھتا ہے ۔

جہالت اِس درجہ پر بڑھی ہوئی ہے کہ جب دو مندے

بکریون کے دو شخص پانی پلانے ایک چشمہ پر لیجاتے ہین تب

ایک کہتا ہی کہ میرا مسندہ اول پانی پیویگا۔ اور دوسرا کہتا ہے

کہ نہین مین اول پانی پلاؤنگا۔ پس اِسی تکرار پر اکثر مارے

جاتے ہین۔ باتین کرتے کرتے ایک دوسرے کو چھری سے

مار ڈالتا ہی۔ اور تیسرا دیکھتا رہتا ہی۔ بلکہ جب کبھی دو آدمی ایک

گاؤن سے ملکر باہر جاوین اور ایک اُنمین کا مارا جاوے

تب دوسرا گاؤن کو واپس آکر اپنے ساتھی کے مرنے کی
اوسکے لواحقون کو خبر تک نہین دیتا اور نہ اوسکے مرنیکا
افسوس ظاہر کرتا ہے۔ جب کبھی دو تین روز بعد بر سبیل تذکرہ
اوس مقتول کا ذکر آجاوے۔ یا اوسکے عزیز استفسار کرتے ہین تو
وہ معمولی طور سے رکھدیتا ہی کہ فلانے شخص نے اوسکو مار ڈالا۔
غرض کہ آدمی کی جان کی یہان کچھہ قدر نہین۔ یہ پہاڑ
نو ہزار فٹ سطح دریا سے بلند ہین۔ سرما مین دس دس اور
بارہ بارہ فٹ برف یہان جمع رہتی ہے۔ برسات اور
آخر برسات مین بھی برف برستی ہی۔ پہاڑ ایسے صعب المرور ہین

کہ یابو یا گھوڑیکا چلنا اُنمین بالکل دشوار ہے۔ پیادہ آدمی
بمشکل چل سکتا ہی۔ یہان کے باشندے جنگلی جانورون کے
موافق پہاڑون مین رہتے ہین۔ غیر ملک کا آدمی
اونپر چڑہنے کا ارادہ نہین کرتا۔ راستہ کبھی آجتک اِسطرف
بنایا نہین گیا۔ چھوٹے چھوٹے گاؤن پہاڑون کے نیچے
بعض بعض مقامات پر آباد ہین۔ اِن گاؤن کے مکانات
عجیب قسم سے بنائے گئے ہین۔ مکانونکی چھت ایک
چھوٹی سے پہاڑی کی ہمواری مین رہتی ہے۔ اور پہاڑ
کھود کر۔ اور کہین دیوارین اُٹھا کر اسطرح عمارت بناتے ہین کہ

اوپر سے بالکل پہاڑ اور میدان سا معلوم ہوتا ہے۔ اور جب
نیچے آکر دیکھو تو دروازے اور مکانات نظر آتے ہین۔
عورتین یہان کی بہت مضبوط ہین۔ لڑائی کے وقت
اکثر مردون کے کپڑے پہنکر لڑنے کو موجود ہوتی ہین۔ اگر
کسی خاندان سے کوئی آدمی مارا جاوے۔ اور اوسکے
وہان کوئی مرد بدلہ لینے والا نہو تو اوس خاندان کی عورت
اپنے شوہر یا بھائی یا بیٹے کا ضرور بدلہ لیگی۔ اور جس نے
کہ اوسکے عزیز کو مارا ہے اوسے ضرور مارے گی۔
اِس قوم کے فریقون کو خیل کہتے ہین۔ اور زیادہ تر

مرقومۂ ذیل کے لوگ اِن پہاڑون مین رہا کرتے ہین

مدہ خیل اکھند خیل گوجار خیل خان خیل راما خیل۔

باسی خیل کاسان خیل شاہو خیل بانو خان خیل خواجہ خیل

قلندر خیل نصرت خیل لقمان خیل بدّا خیل ذکریا خیل

ماتم خیل کاکا خیل حسن زئی۔ یہ تمام قومین بلاک مونٹین

(یعنے کوہ سیاہ) مین رہتی ہین۔ خاص شمار اِنکے مرد

اور عورتونکا برابر معلوم نہین۔ لیکن تحقیقات سے اسقدر

ثابت ہوا کہ آٹھ ہزار سات سو بیس جوان قابل لڑائی کے

مسلح یہان رہتے ہین۔ اور یہ لوگ اسباب پر مغرور ہین

کہ اِنکے ملک پر کوئی شخص فوج کشی نہین کرسکتا۔ اور

نہ اِس ملک کو کوئی فتح کرسکتا ہی۔ اِس سبب سے کہ اول تو

پہاڑ ایسے دشوار گذار ہین کہ فوج کا آنا ہی ممکن نہین۔

دوسرے اگر فوج پہاڑ پر بمشکل لائی بھی جاوے تو باربرداری

اور رسد اور فوج کے کھانے پینے کا بندوبست کیونکر ہوسکیگا۔

تیسرے جب کوئی غنیم فوج کشی کریگا تو ضرور ہی کہ وہ

آہستہ آہستہ پہاڑ کے نیچے سے اوپر چڑہیگا تب تک

یہ لوگ اوپر سے بندوقین چلا کر اوسکا کام تمام کردینگے۔

کیونکہ یہ لوگ دشمن کو بخوبی دیکھ سکتے ہین۔ اور خود اوسکو

دکھلائی نہین دیتے ۔ چوتھے پہاڑ پر ایسا سرد موسم ہے
کہ نیچے رہنے والے لوگ کبھی اوس سردی اور برف کے
متحمل نہین ہوسکتے ۔ غرض کہ کوہ سیاہ کے باشندے
ایسے ایسے خیالات مین مبتلا تھے ۔ اور کبھی اونکے
حاشیہ خیال مین یہ بات نہ تھی کہ ہمارے ملک پر کوئی چڑہائی
کرکے کامیاب ہوگا ۔ چنانچہ ۱۸۶۸؁ عیسوی مین سرکار انگریزی
کچھہ فوج اِس قوم کی سرکوبی کے لیے زیر حکم جنرل وَیلڈ کے
روانہ کی گئی تھی ۔ فوج کو اوپر تک پہونچنے مین بہت دشواری
ہوئی ۔ اور اِن وحشی افغانون نے جسقدر ممکن ہوا انگریزی

فوج کو تکلیف دینے مین دریغ نہین کیا۔ اکثر افغان بھی
مارے گئے سرکاری فوج کے بھی کچھ لوگ ضایع ہوے
اندازاً دس بارہ روز تک فوج پہاڑ پر رہی۔ اور بعد کو
واپس آنا پڑا۔ اِس فوج کشی کے بعد اس وحشی قوم کے دلمین
وہ خبط قدیم اور مضبوط ہوگیا کہ ہمارا ملک ایسا دشوار گزار
اور سخت ہی کہ اسپر کسیکا قبضہ نہین ہو سکتا۔ چند سال سے
اِس قوم نے سرکار انگریزی کی عملداری مین جو گانون کہ سرحد پر
واقع ہین اونپر ڈاکہ زنی اور چوری شروع کی۔ اور
جب موقع ملا سرکاری رعایا کو تکلیف دی۔ ہرچند کہ بطور

فہمایش کے اونکو سمجہایا گیا کچھہ فائدہ مرتب نہین ہوا۔

آخر نوبت یہان تک پہنچی کہ گذشتہ ماہ مئی ۱۸۸۷ء مین

کرنیل ہاٹی صاحب۔ اور میجر آرمسٹرانگ مع پچاس آدمیونکے

بلاک مونٹین کی سرحد پر گئے تھے۔ اِس قوم نے دونون

صاحبونکو مع اونکے ہمراہیون کے جان سے مارڈالا۔

تب سرکار انگریزی کو ضرور ہوا کہ اِنکی برابر سرکوبی کیجاوے

اور آیندہ کے لیے ایسا معقول انتظام ہو جو پہر گورنمنٹ کو

اِنکے ہاتھہ سے تکلیف نہ پہنچے۔ لہذا جنرل مکوین صاحب کو

جو ایک بڑے ذی تجربہ اور کمانڈر پنجاب فرانٹیر فورس کے ہین

گورنمنٹ آف انڈیہ نے اِس مہم کے لیے انتخاب کیا۔
صاحب ممدوح اِس ملک کے حالات سے بخوبی واقف ہین۔
زبان پشتو خوب جانتے ہین۔ دراصل اُنسے بہتر اِس
مہم کے انجام دینے کے واسطے دوسرا آدمی ممکن نتھا۔
تمام پولیٹکل معاملات کو گورنمنٹ نے اُنکی رائے پر منحصر
رکھا۔ ماہ ستمبر مین جنرل لکوین صاحب نے شملہ کو جاکر
نواب گورنر جنرل بہادر ویسرائے کشور ہند سے سب اُمور
متعلق اِس جنگ کے طے کر لیے۔ بارہ انفنٹری رجمنٹین جنکے نمبر
وغیرہ خلاصہ ذیل مین درج کیے جاوین گے اِس مہم مین لڑنے کے لیے

نامزد کیے گئے - اور جنرل مگوین صاحب نے اِس تمام فوج کے چار حصہ کیے -

فوج نمبر ون کالم

زیر کمان کرنیل سمم صاحب پانچوین گورکھا پلٹن کے

تیسری سکھ پلٹن پنجم گورکھا پلٹن نارتھمبرلنڈ فیوزیلیر

فوج نمبر ٹو کالم

زیر کمان کرنیل اوگریڈی ہیلی صاحب

سنگل جمنٹ برٹش انفنٹری چوبیسوین پانیر چالیسوین بنگال انفنٹری

فوج نمبر تہرڈی کالم

زیر کمان کرنیل سنڈلنڈ صاحب

سکس رجمنٹ برٹش انفنٹری چالیسوین سکھ پلٹن چوبیسوین پنجاب انفنٹری

دوسو جوان خیبری پلٹن ۔

فوج نمبر فور کالم

زیر کمان کرنیل کروک شانک صاحب

رائل آئرش برٹش انفنٹری اٹھائیسوین پنجابی پلٹن چوتھی پنجابی پلٹن

ہیڈکوارٹر و نینگ

جنرل جنیر ریٹ برگیڈ یعنی نمبر ون اور نمبر ٹو کالم پر ۔

اور جنرل کالبریت لفٹ برگیڈ یعنی نمبر تہری اور نمبر فور کالم پر

مقرر کیے گئے

یہ سب فوج اِس انتظام سے جنرل مکوین صاحب نے روانہ کی

کہ تیسرے روز سب کالم وقت مقررہ پر پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے

یہ پہاڑ نو ہزار فٹ سطح دریا سے بلند ہے چونکہ باربرداری

اوپر لیجانا بہت دشوار تھا لہذا خیمہ وغیرہ سب مقام آگھی پر

پہاڑ کے نیچے چھوڑ دیے گئے۔ ہر جوان کو دو کمل لیجانیکا حکم تھا۔

جب فوج نصف پہاڑ تک پہنچی تب افغانوں نے گولیاں

مارنا شروع کیا۔ خصوصاً ریٹ کالم کیطرف زیادہ دشواری

ہوئی۔ اول ورچھ آدمی مارے گئے اور چار زخمی

ہوے۔ افغانوں کے بھی اکثر لوگ مارے گئے جب سرکاری

فوج بڑہتی جاتی تب افغان پسپا ہونے اور گولیان چلاتے
شبکو تمام رات کیا مپ پر فیر کرتے رہے - جو کوئی آدمی ذرا بھی
کیا مپ سے علیحدہ ہوا جان سے مارا گیا - نمبر ون اور نمبر ٹو
کالم مقام چتیا بٹ پر جو کہ پہاڑ پر واقع ہے پہنچی - اور لفٹ کالم
(یعنی نمبر فور) زیر حکم جنرل گالبریت صاحب دربند کو بھیجا -
یہان غنیم سے اچھا مقابلہ ہوا -

جنگ دربند

جنرل گالبریت چوتھی اکتوبر کو قریب صبح کے اس مقام پر پہنچے
ہیلو گراف سے برابر خبر تہرڈ کالم اور جنرل مکوین صاحب کے

پاس بھجوائی جاتی تھی۔ اڈونس گیارڈ دو کمپنی رائل آرٹی

اور ایک ڈیوژن اسکاٹش رائل ارٹلری کا طرف۔

شنگار کے بڑھایا گیا۔ اور ایک پارٹی چوتھی پنجاب پلٹن

کی سنگار گاؤن کے سیدھی طرف بھیجی گئی۔ دشمن کی فوج

سب اس گاؤن مین بھری ہوئی تھی۔ اور چونکہ یہ گاون

بلندی پر واقع تھا لہذا سرکاری فوج کو وہ لوگ چھپ کر

بخوبی دیکھ سکتے تھے۔ اور آسرے سے گولیان چلا سکتے تھے۔

چوتھی پنجاب انفنٹری کو گاؤن پر حملہ کرنیکا حکم ملا۔ جب یہ لوگ

حملہ آور ہوئے اوسوقت صوبیدار میجر جیئر سنگھ جو کہ ایک

مشہور سکھہ سردار تھے اونکی گردن کے بائین طرف گولی
لگی - اور سیدہے مونڈہے مین سے نکل گئی - یہ صوبیدار میجر
چار گھنٹہ تک زندہ رہکر مر گئے - سرکاری فوج خوب بہادری سے
گاؤن کیطرف بڑہی دو جوان پائیر کے زخمی ہوے جب
پلٹن قریب گاؤن کے پہنچی تب افغان پہاڑ کیطرف فرار ہوے
اور گاؤن پر پلٹن کا قبضہ ہوگیا - اِس حملہ مین سات آدمی غنیم کے
مارے گئے اور کئی زخمی ہوے - اِن سب افغانون نے کہ اکثر
مدہ خیل تھے پہر جمع ہوکر ایک نالہ اور درختون مین اپنے کو
پوشیدہ کر کے بندوقین چلانا شروع کیا - تب جنرل گالبرتھ نے

تین کمپنی پاینیر کی زیر کمان لفٹنٹ ہاک صاحب کے دیکر حکم دیا
کہ ندی کیطرف سے پہاڑ اور جہاڑی مین دشمن کو دیکھتے ہوے
جہان کہ غنیم کی فوج جمع ہے اوسپر حملہ آور ہوون۔ رائل
آئرش نے بائین طرف سے اڈونس کیا چونکہ اِنکے سامنے
راستہ اچھا تہا اِس لیے سنتر سے وہ بہت آگے
بڑھ گئے۔ کپتان بلی جنرل گالبریت صاحب کے اسٹاف سے
پاپو پر سوار ہو کر آگے بڑہے۔ ہرچند کہ پہاڑون مین پاپو کا چلنا
دشوار تہا لیکن جس جگہ کہ یہ لڑائی ندی کے قریب ہوئی
اوس طرف کہین کہین گھوڑے اور پاپو پر سواری ہو سکتی تھی۔

اُنہون نے پلٹن کو چارج کا حکم دیا۔ فوراً پلٹن والون نے
سنگینین بندوقون پر چڑہا کر حملہ کیا۔ جب یہ لوگ اندازاً سوا پر
غنیم کے قریب پہونچے تب ڈیڑسو افغانون نے نالہ
اور درختون سے بالاتفاق سیدہا سرکاری فوج پر چارج کیا
رائل ایرش رجمنٹ نے بڑے استقلال کے ساتہ نہایت
چالاکی اور جلدی سے دشمن پر گولیون کی بارش شروع کی
جس سے غنیم کا منہہ پلٹ گیا۔ اور اکثرون نے اپنے کو
ندی مین گرا دیا۔ چونکہ پانی عمیق تہا بہت سے افغان
غرق ہوگئے۔ بعض پانیر اور ۲۹ پنجابی پلٹن سے مارے گئے

اوسوقت برابر حال معلوم نہین ہوا کہ غنیم کے کتقدر لوگ
مارے گئے لیکن دوسرے روز جہاڑے مین ۴۹ نعشین
اور ندی کے کنارے ۲۶۔ اور انتالیس پتھرون مین اور
پیچھے ایک پہاڑ پر دکھائی دین ۔ ندی مین کسقدر ڈوبے
اونکا شمار نہین معلوم ہوا۔ جسوقت کہ رائل آیرش نے
حملہ کیا اوسوقت (گیاٹلنگ گن) بھی سیدہی طرف سے
بڑے زور شور سے چلائی گئی تھی (گیاٹلنگ گن) وہ بندوق
ہی جسمین ڈیڑسو کارطوس ایک وقت کُندے کے خزانہ مین
بہر دیتے ہین۔ اور غنیم کیطرف منہہ کرکے ایک چرخ کو

زور سے پھراتے ہین - اور اِس بندوق سے علی الاتصال

گولیان چلتی ہین) یہ بندوق جب غنیم حملہ کرے اوسکے

روکنے کو بہت بکار آمد ہوتی ہے - دو گاٹلنگ گن زیرِ حکم

لفٹنٹ کلیو کے آگے بڑہانے کو حکم ملا مجرد سامنے آنے کے

پہاڑ پر سے ایک شخص نے گولی چلائی وہ لفٹنٹ کلیو کے

گردن مین لگی - اور ٹھوڑی نیچے کیطرف جاکر مونڈہے

مین رہ گئی - لفٹنٹ مذکور اب تک اچھے ہین لیکن

گولی جسم مین سے نکالی نہین گئی - ڈاکٹر صاحب کا بیان ہے

کہ اگر گولی نکالنی کا ارادہ کرینگے تو شاید اُنکی زندگی نہ ہوگی

کپتان راڈ فرد چوتھی پنجاب انفنٹری کے بائین طرف چھاتی

مین گولی لگی لیکن اتفاق سے شش اور جگر محفوظ رہا۔

اور گولی پشت کیطرف نکل گئی وہ اب تک اچھے ہین۔ اور امید ہے

کہ زندہ رہین گے۔ اور پلٹنون کے ۶ جوان مارے گئے اور

۹ زخمی ہوے۔

کپتان بیلی صاحب کا مارا جانا

جبکہ رائل آئرش اور پانیر اڈونس کر رہی تھین۔

کپتان بیلی صاحب یابو پر سوار ہوکر آگے آئے۔ اور چارج کا

حکم دیا۔ وہ ایک نالہ مین پہنچکر یابو سے اوترے اور

جوانون کو کہا کہ اپنے کو نالہ اور پتھرون مین چھپاکر
فیر کرین مسٹر ہاک صاحب کمانڈنگ پاینر کے بھی اِنکے سر تک
ہو گئے تھے ۔ اِنھون نے بیلی صاحب کو آواز دیا اور کہا
دیکھو آگے نالہ کیطرف دشمن ملکر حملہ کرتے ہین ۔ تب فوراً
کپتان بیلی صاحب اپنے پایو پر سوار ہو کر مع پلٹن کے جوانونکے
آگے بڑہے ۔ اوسوقت ایک گولی بیلی صاحب کے پایو کو لگی
جس سے اونکا پایو گر گیا ۔ اِس عرصہ مین دشمن اوپر
آن گرے ۔ لفٹنٹ گلبرٹ صاحب جو کہ دور سے یہ حال
دیکھہ رہے تھے ۔ وہ بیان کرتے ہین کہ غنیم کے چھہ آدمی

کپتان بیلی صاحب کو مارنے مین شریک تھے - اِنکا خاص
یہ خیال تھا کہ اِنکو جان سے ایکدم نہ مارنا لیکن جسقدر ممکن ہو
ٹکڑے ٹکرے کر کے چھوڑ جانا - چنانچہ دو وار تلوار کے
اُن کے سر پر اندازاً ۲۰ انچہ گھرے لگے تھے - سیدہے
ہات کی دو انگلیان اور بائین ہات کی چار انگلیان صاف کاٹ ڈالین
اور رکھنے مین سے ایک ہات بھی کاٹ ڈالا - دو جوان
رائل ایرش کے اِنکی طرف دوڑے اور اِنکو اُٹھا لاے
ڈاکٹر صاحب نے آکر دیکھا بیلی صاحب زندہ تکلیف مین تھے
خون بہت جاری تھا جسقدر ممکن تھا اِنکی حفاظت کیگئی

وقت زخمی ہونے سے تین گھنٹہ زندہ رہ کر قریب پانچ بجے کے
بیلی صاحب نے انتقال کیا۔ یہ بڑے خلیق اور لایق مشہور تھے
اُنکے انتقال کا سبکو نہایت افسوس ہوا۔ جنرل کالبرٹ
صاحب نے دوسرے روز کپتان بیلی صاحب کے واسطے
جنرل آڈر تحریر کیا۔ جو ذیل مین درج ہے۔

کپتان بیلیصاحب کے مارے جانے مین جنرلصاحب نے

جو جنرل آڈر تحریر کیا اوسکا ترجمہ

جو افسوس و رنج مجھکو کپتان بیلیصاحب اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل کے
مارے جانے سے ہوا غیر ممکن ہی کہ اوسکا اظہار ہو سکے۔ اِنکا اِس

بہادری اور دلاوری سے صف جنگ مین مارا جانا اِنکی بڑی
جرات اور ہمت پر دلیل ہی۔ جس سے کہ کپتان بیلی صاحب سے
ملاقات تھی وہ جان و دل سے اونکو چاہتا تھا۔ اِنکو جو زخم
کہ وقت لڑائی کے لگے ظاہر ہے کہ کس بے خوفی اور
دلاوری سے اُنھون نے دشمن سے مقابلہ کیا۔ اور
ایک عمدہ مثال اپنی بعد بہادری کی اپنے پیچھے چھوڑ گئے۔
وہ ایک میرے دلی دوست تھے۔ اور ہمیشہ نیک صلاح
دینے والے افسر تھے مجھکو یقین ہے کہ میرے اِس
رنج اور افسوس مین سب فوج کے بہادر شریک ہونگے

۱۸۸

رجمنٹ اڈر طرف سے کمانڈنگ آفسر کے

اظہار تاسف صوبیدار میجر چیتر سنگھ کے مارے جانے پر

کمانڈنگ افسر اپنا نہایت افسوس چیتر سنگھ صوبیدار بہادر کے

مارے جانے پر ظاہر کرتے ہین۔ صوبیدار موصوف ایک بڑے

وفادار اور بہادر اور لایق عہدہ دار تھے۔ اور اس رجمنٹ کے

بھرتی کرتے وقت کمانڈنگ افسر کو انسے بہت کمک

ملی تھی۔ مگر یہی ایک بات کمانڈنگ افسر صاحب کو اطمینان

دلاتی ہی کہ صوبیدار میجر چیتر سنگھ ایک سپاہی کی موت سے

مرے۔ یعنی صف جنگ مین بہادرانہ طور مارے گئے

کرنیل کروک شانک کا زخمی ہونا

۶ ۔ اکتوبر کو کروک شانک صاحب کمانڈنگ لفٹ کالم کے
انتسوین پلٹن اور دو توپین خچر باٹری کے ہمراہ لیکر
(رکانی سانس) یعنے حالت زمین اور دشمن کا حال دریافت
کرنے کے واسطے جب مقام کنہڑ کی طرف بڑہے
سامنے کے پہاڑون مین غنیم کی فوج پوشیدہ تھی جسوقت
کہ اوس کے نزدیک پہنچے یکبارگی اوپر سے گولیان چلنا
شروع ہوئین قیاس سے معلوم ہوا کہ دشمن کے پاس
اِسنائڈر اور مارٹینی ہنری بندوقین ہین ۔ اکثر لوگونکو

یہ بات سنکر تعجب ہوگا کہ اِن وحشی لوگون کے پاس اسنائڈر اور
ہنری مارٹنی بندوقین کہ سوائے انگریزی فوج کے دوسرونکے
پاس نہین کہان سے آئین ۔ دریافت کرنے سے
معلوم ہوا کہ لارڈ میو صاحب کے وقت مین امیر شیر علیخان
والی کابل کو کئی ہزار اِسنائڈر بندوقین دیگئین تھین اور
امیر محمد یعقوب خان نے جبکہ ۱۸۷۹ عیسوی مین انگریزی
فوج سے مقابلہ کیا تھا ۔ تب امیر کی تمام فوج کے پاس
علی مسجد پر وہی اِسنائڈر بندوقین تھین جسوقت
علی مسجد پر لڑائی ہوئی اور افغانون کی فوج تاب مقابلہ

نہ لاکر شکو فرار ہوئی۔ اطراف و جوانب کے وحشی افغان جو کہ
لڑائی کی خبر سنکر جمع ہوئے تھے اونھون نے خود اپنی ہی قوم کے
لوگونکو جو کہ فوج سے فرار ہوئے تھے بندوق اور کارطوس
اور شاید ایک سر کے باندھنے کی لنگی اور پیراہن میلے کرتے
کی طمع سے مار ڈالا۔ اور سیکڑون بندوقین اسیطرح
لین۔ کارطوس جسقدر اِن لوگون کو ملے ہین حفاظت سے
اسی روز کے واسطے رکھتے ہین کہ مقابلہ کے وقت
کام آوین۔ شکار کا اِس قوم کو شوق نہین ہے۔ اور
نہ کسی قسم کا شکار اس جنگل مین ہی۔ جو کارطوس صرف مین آوین

علاوہ اِسکے کابل مین بھی اسنائڈر رفل اور دوسری بریچ لوڈ
بندوقون کے کارطوس بنتے ہین۔ یہ لوگ کبھی اسطرح سے
بارود گولی اور کارطوس لے آتے ہین۔ سوا اِسکے سرحد پر
جسقدر انگریزی فوج کی چھاؤنین مثل پشاور۔ ایبٹا باد۔ نوشہرہ
آگھی وغیرہ کی ہین یہ لوگ اِن چھاونیون سے اکثر انگریزی
سپاہیون کی بندوقین چرا کر لیجاتے ہین۔ ہر سال مین
تمام اِسٹیشنون سے پچاس بندوقین چوری جانیکی گورنمنٹ مین
رپورٹ ہوتی ہے۔ اِس قوم کے چور لوگ سونے اور چاندی کی
چیزون کو چھوڑ کر بندوقون کو چراتے ہین۔ اور یہ بھی

سماعت مین آیا کہ بعض بد رویہ سپاہی اپنے رفیل افغانون کے ہاتھ
سو ڈیڑھ سو روپے کو بیچ بھی ڈالتے ہین۔ اور پھر سرکار مین
بندوق چوری جانیکی رپورٹ کرتے ہین۔ بہرحال اس
قوم کے پاس ہنری مارٹنی کم اور اسٹانڈر بندوقین
بہت ہین توڑے دار اور چقماقی بندوقین بھی اکثر رکھے ہین
بعض وقت جب کوئی افغان مارا گیا اوسکے پاس دو بندوقین دیکھنے
مین آئین اسٹانڈر اور دوسری توڑیدار یا چقماقی۔ اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ بخیال کم ہونے کارطوس بچ لوڈ کے یہ لوگ
دوسرے منھ سے بھر کی بندوق بھی اپنے پاس رکھتے ہین۔

حاصل کلام یہ ہے کہ جب کرنیل کروک شانک پر اوپر سے

افغانون نے گولیان چلانا شروع کیا اوسوقت ایک گولی

کرنیل صاحب موصوف کے گھٹنہ مین لگی۔ اتفاق سے

ہڈی نہین ٹوٹی لیکن چونکہ گھٹنہ کا زخم بہت برا ہوتا ہے

انکو اُٹھا کر ہیڈکوارٹر ہسپتال کو لیگئے کرنیل صاحب کے

زخمی ہونے سے وہان کا انتظام بگڑگیا۔ اور رلیٹن کو واپس

مقام سے واپس ہونا پڑا۔ ڈاکٹر صاحب نے زخم کو خوب امتحان

کرکے بیان کیا کہ ہرچند زخم برا ہے لیکن ہڈی بالکل ثابت ہے

امید ہے کہ زخم جلد صحت پذیر ہوگا۔

ہز ایکسیلنسی کمانڈر انچیف آف انڈیہ نے فوج کو فورتہ کالم کے

مبارکباد کا تار دیا کہ انکو جنگ مین کامیابی حاصل ہوئی

اور کپتان بیلی صاحب ڈپٹی اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل اور

صوبیدار میجر جیت سنگہ اور دوسرے لوگون کے مارے جانے

اور زخمی ہونے پر اظہار تاسف فرمایا۔

ہز ایکسیلنسی ویسرائے نے بھی اسیطرح بمعرفت ملٹری سکرٹری کے

تار دیا اور کرنیل کرد کشانک کی مزاج پرسی فرمائی۔

ایک ورکنگ پارٹی پچاس جوانون کی پہاڑ پر راستہ

بنا رہی تھی کہ یکایک اندازاً پچاس ساٹھہ افغانون نے

پہاڑون سے اوس کے قریب آکر بندوقین چلائین صرف
تین جوان ۵ ۴ نمبر سکہ پلٹن کے مارے گئے۔ اور ایک جوان
زخمی ہوا۔ اِس پارٹی نے بھی جلدی سے دشمن پر فیر کیا دو آدمی
اون کی طرف کے گرے باقی فرار ہو گئے۔ اب اِن افغانون نے
یہ شیوہ شروع کیا کہ سب جنگل مین منتشر ہو گئے۔ اور پہاڑون کی
چوٹیون پر چڑہ کر تاک لگانے لگے جب کوئی چھوٹی ٹکڑی فوج کی
علیحدہ جاتی نظر آتی یا کبھی ایک دو آدمی فوج سے علیحدہ ہوتے
تب اوپر آگر گرتے اور مار لیتے۔ سا سکہ رجمنٹ کی چند
کمپنیان جسوقت کہ رکنائٹرنگ کرتی ہوئی بڑہتی تھین اندازاً

ڈیڑھ سو جوانون نے دشمن کے بکایک اونپر فیر کرنا شروع کیا۔
ایک سرجن کی ران مین گولی لگی۔ اور دو جوان اور زخمی ہوے
لیکن کوئی جان سے نہین مرا۔ اوسی روز چودہوین سکھ پلٹن
ریٹ کالم کی جب بطور اڈونس پارٹی کے آگے بڑہ گئی تھی۔
تب کچھ دشمن کی فوج دکھلائی دی اونہون نے اونپر فیر کیا۔
وہ مقابل ہوے طرفین سے لڑائی ہوئی لیکن افغان
پہاڑون مین چھپے ہوے تھے اور یہ لوگ نیچے
سکھون کی پلٹن کے جوان افغانون کو صاف نظر آتے تھے۔
اور افغان پہاڑون اور جھاڑیون مین اپنے کو چھپائے تھے۔

اِس لیے غنیم کے بہت کم لوگ ضایع ہوے۔ نین جو ان

سکہ پلٹن کے اوسی جگہ مارے گئے اور چند زخمی ہوئے

یہ زخمی لوگ فیلڈ ہسپتال کو مقام اگھی مین روانہ کیے گئے۔

ایک جوان جسکے پہلو مین گولی لگی تھی راستہ ہی مین مر گیا۔

اور پانچ جوان زخمی ہسپتال کو پہنچے ایک اون مین سے

بھی بالکل قریب المرگ تھا۔

۹ تاریخ کو اڑہائی سو جوان اور دو میول باٹری (یعنی خچرون پر لگنے والی توپخانہ)

کی توپین سٹرہی کیطرف روانہ کی گئین کرنیل گیاٹی کا ور

کپتان چارلی برن (ایڈیکانگ لارڈ ڈفرن) کے جو کہ

جنرل صاحب کے اردلی افسر تھے یہ لوگ سات بجے گیارہ سے
روانہ ہو کر نو بجے پہاڑ کے نیچے پہنچے - اِن افسرون کو یہ
حکم تھا کہ سیڑہی کیطرف فوج کو بڑہاوین اور اوسپر قبضہ کرین
اور اوسکو جلاوین - قریب گیارہ بجے کے ہیلیوگراف سے اُن
لوگون نے جنرل صاحب کو خبر دی کہ غنیم کیطرف سے کوئی شخص
ہمارے مقابلہ مین نہین آیا - ہم لوگ پہاڑ پر پہنچے اور گاؤنکو ہمنے جلا دیا -
۹ تاریخ کو شام کے وقت یہ خبر آئی کہ کچھ فوج
غنیم کی مقام کھنڈ مین جو پہاڑ کے نیچے اندازاً بارہ میل ہے
ہیڈ کوارٹر سے واقع ہے جمع ہی - چنانچہ جنرل صاحب نے

یہ حکم دیا کہ سو جوان خیبری پلٹن دو سو ۵۸ سکہ تین سو یورپین رجمنٹ

(سافک رجمنٹ) سو پاینیر کے زیر حکم کرنیل او گریڈی ہیلی صاحب کے

کل صبح کو روانہ ہو وین۔ اور کھنڈ کا محاصرہ کرین۔ اور

اوسکو اپنے قبضہ مین لاوین۔ کپتان وسٹرن صاحب

(ایڈیکانگ جنرل مکوین صاحب سے) ہمنے یہ صلاح کی کہ جنرل صاحب سے

اجازت لیکر فرنٹ کالم کے ساتھ چلنا چاہیے ہمنے جنرل صاحب سے

آگے جانے کے لیے درخواست کی صاحب معزنے

کرنیل گریڈی ہیلی صاحب کے ساتھ ہمین جانے کے واسطے

اجازت دی۔ چونکہ مقام کھنڈ کو جانا اور بعد لڑائی کے

اُسی زود واپس آنا دشوار تھا لھذا فوج مین یہ حکم دیا گیا کہ ہر شخص
تین وقت کا کھانا اور کچھہ اوڑھنے بچھانے کے واسطے اپنے
ہمراہ لیوے۔ ہمنے بھی مثل دوسرون کے کچھہ بسکٹ
اور گوشت بریان اپنے تھیلے مین (جسکو ہاورساک
کہتے ہین) رکھہ لیا۔ اور ایک آدمی جو ہم دونون کے
اسباب لیجانے کے لیے ملا تھا اوسکو بلا ٹکٹ حوالہ کردیے
تاکہ شبکو کام آوین۔ سات بجے صبحکے ہیڈکوارٹر سے
فوج روانہ ہوئی یہ مقام ہماری جگہ سے آٹھہ ہزار فٹ نیچا تھا
کامل تین گھنٹہ تک فوج نیچے اوترتی رہی۔ جب گھنٹہ دوڑ سے

دکھلائی دیا تب کرنیل صاحب نے فوراً سہو کو روک دیا۔ اور
آپ دوربین سے بخوبی چار طرف دیکھکر اپنی فوج کے تین حصہ کیے
سیدہے ہاتھہ کی طرف کرنیل واٹرفیلڈ صاحب کمانڈنگ ۵۴ سکہ پلٹن
مع سو جوان خیبر رفیل آور دو سو جوان سنفک رجمنٹ کے
پچاس جوان ۵۴ سکہ پلٹن کے بیچمین دو توپین خچر باٹری کی
سو جوان سنفک رجمنٹ پچاس ۵۴ سکہ پلٹن کے بائین طرف
پچاس پائنیر پچاس جوان خیبر پلٹن سو جوان ۵۴ سکہ پلٹن کے
زیر حکم کپتان واڈس صاحب کے دیے گیے۔ اِن سبکو یہ
ہدایت دی گئی کہ ریٹ کالم سیدہی طرف سے مقام کھنڈ کے

سیدہا جاوے اور لفٹ کالم بائین طرف سے۔ اور یہ دونون کالم ایسے قدم سے جاوین کہ برابر ایک وقت مین مقام مذکور پر دونون طرف سے حملہ آور ہون۔ درمیانکی فوج مع دو توپون کے سیدہی سامنےکو جاوے اور گاؤن مذکور پر گولہ اندازی کرے جب گاؤن اپنے قبضہ مین آجاوے تب سب گہرون کو آگ لگا دیوین لیکن عورت اور بچےکو بالکل نہ چھیڑین قسم زراعت وغیرہ سے جو چیز ہو اوسکو نہ جلاوین جب یہ ہدایت سب نے بخوبی سمجھ لی تب تینون کالم اپنے اپنے افسرون کے حکم مین روانہ ہوے راقم کرنیل صاحب کے

ہمراہ سنٹر کالم کے ساتھہ تھا جب ہمارا کالم آخر پہاڑ پر پہنچا
تب سب جوانون نے پتھر اور درختون مین اپنے آپکو چھپایا۔ اور
تو پین گاؤن کیطرف لگائین۔ گاؤن اوس جگہہ سے اندازا
گیارہ سو وار تھا۔ گاؤن کے مکانات اور آدمی ہمکو خوبی
نظر آتے تھے۔ کرنیل صاحب نے حکم دیا کہ سب افسر دوربینونسے
دیکھین کہ عورتین اور بچہ گاؤن مین ہین یا نہین۔ ہمنے
بہت دیر تک دیکھا لیکن کوئی عورت اور بچہ گاؤن مین
نظر نہین آیا۔ ہمارے ساتھہ دو تین آدمی اوس جگہہ کے
تھے۔ اونھون نے بیان کیا کہ جب انگریزی سرکار کی فوج نے

اِسطرف چڑہائی کی تب تمام پہاڑی لوگون نے اپنی عورت بچے

انڈس ندی کے پاس روانہ کردیے۔ اور اپنے جانور بھی

اون کے ہمراہ بھجوا دیے۔ اور جو قسم غلہ سے اون کے

گاؤن مین موجود تھا سبکو کسی محفوظ جگہہ جنگل مین دفن کردیا۔

اور فقط جوان آدمی جو لڑنے کے قابل تھے وہ گاؤن مین

رہ گئے ہین۔ کھنڈ ایک بڑا گاؤن پہاڑ کی نصف بلندی پر

واقع تھا۔ اور بستی کی دو جگہہ پر آبادی تھی۔ ایک گاؤن

نیچے۔ اور دوسرا گاؤن انداز اً تین سو وارا و پر۔ درمیان مین

ایک بڑا برج تھا۔ جب گاؤن والون نے فوج کو دور سے

آتے دیکھا تب اکثر نے گاؤن خالی کر دیا اور اطراف کے
پہاڑون کی چوٹیون پر چڑھ گئے بعض لوگ برج پر بندوقین لیکر
بیٹھ گئے غرض کہ جب لفٹ کالم آگے بڑھا دونون طرف سے
بندوقین چلنے لگین سنگڑمین سے بھی توپین سر ہوئین۔
اندازاً ڈیڑھ گھنٹہ تک طرفین سے بندوقون وغیرہ کے
فیر ہوئے لیکن افغانون کے پاس منھ سے بھرنے کی بندوقین
بعض پھولدار اور بعض توڑیدار تھین — دور سے
اوسنے زیادہ نقصان متصور نتہا۔ اور انگریزی فوج کی
ہنری مارٹنی اور اسنائیڈر نہزار بارہ سو وار تک کام

کرتی تھین تیرہ آدمی افغانون کے مارے گیٔے۔ اور چند آدمی
زخمی ہوی تب گاؤن اور پہاڑ کی چوٹی پر جو لوگ کہ تھے
وہ سب پہاڑ کی دوسری طرف فرار ہوئے۔ اور خیبر کی پلٹن
نے دو طرف سے باجا بجاتے ہوے حملہ کیا۔ تھوڑیسی
دیر مین گاؤن پر قبضہ ہوگیا۔ دونون کالم گاؤن مین
داخل ہوے۔ اور چار طرف سے آگ لگانا شروع کیا۔
ایک گھنٹہ مین سارے گھر مشتعل ہوگیٔے۔ اِس گاؤن مین
شہد بہت تھا سو لجرون سے جسقدر رکھا یا گیا اونھون نے
کھایا۔ اور بہت کچھہ اپنے ساتھہ لائے۔ خیبر پلٹن کے جوان

ایک مندہ دمبونکا اور کچھہ گائے بھیسین بھی پکڑلاسے قریب
تین بجے کے دونون کالم مقام کھنڈ کو تاراج کرکے واپس
پھرے۔ اور پانچ بجے سیڑہی گاؤن مین جو کہ ایک ورقبل کھنڈ کے
جلایا گیا تھا پہنچے شبکو فوج نے اِس جگہہ مقام کیا۔
کپتان دسٹر صاحب کے ساتھہ ایک آدمی تھا اوس نے
گوشت مین آلو پکا کر رکھے تھے۔ ہمنے آگ کے پاس بیٹھکر کچھہ
گوشت کھایا۔ اور بعد ازان اپنے روالور اور بندوقین
کارطوس بہر کر اپنے بازو پر رکھکر بلانکٹ بچھا کر سو رہے چونکہ
تمام دن پہاڑون پر چڑہنا اور اُترنا رہا تھا شبکو خوب آرام سے نیند آئی

علی الصباح ایک ایک پیالہ چاے کا بے دودھ کے ہمکو ملا

اب ہرچند کہ پھر آٹھہ ہزار فٹ بلند پہاڑ پر چڑہنے کو دل

نہین چاہتا تھا لیکن چونکہ کھانے پینے کا کچھہ اسباب ساتھہ تھا

ضرور ہوا کہ ہیڈکواٹر کو واپس آجاوین۔

ساڑہے سات بجے بیڑہی سے روانہ ہوے اور ساڑہے گیارہ بجے

پہاڑ کی چوٹی پر جس جگہہ کہ ہیڈکواٹر تھا پہنچے۔ پلٹن کے جوانکو تو

ہمیشہ پیادہ پھرنے کی عادت ہوتی ہی لیکن زیادہ بلندی پر چڑہنے سے

وہ بھی بالکل تھک جاتے تھے۔ جنرل صاحب لفٹ کا کیمپ ملاحظہ کو

گئے تھے شام کو واپس آئے۔ شام کے سات بجے آگ کے سامنے بیٹھکر

ڈر کھایا۔ جنرل ملکوین صاحب چونکہ نہایت سپاہیانہ
مزاج افسر ہین ان کی خاص یہ رائے تھی۔ کہ خود مع اسٹافکے
بالکل مثل اور فوج کے لوگون کے رہین۔ ورنہ ممکن تھا
کہ خود جنرل صاحب اپنے لیے ایک خیمہ ہمراہ رکھتے یا کھانے پینے کا
اسباب درستی سے ہوتا۔ بخلاف اسکے بہادر معرکا
بستر مثل اور سپاہیون کے تھا۔ کھانے وغیرہ کی یہ کیفیت تھی۔
کہ صبحکو چائے یا کوکو بے دودھ کے ملتی تھی۔ اور جب کبھی بر کفسٹ
کیامپ مین کھانیکا اتفاق ہوتا تو ہر اسٹاف افسر اپنی
ایک رکابی اور چھری کانٹا ساتھ لاکر ایک حلقہ بناکر زمین پر

بیٹھہ جاتا اور باورچی قسم اسٹو سے یعنی گوشت گائے اور بکری
اور مرغی کا اور آلو ایک جگہہ بڑے دیگچے مین پکا ہوا اسکے سامنے
لاتا اور ہر شخص اپنی اپنی رکابی مین اسکو بقدر ضرورت نکالکر
کہاتا تھا۔ کبہی کبہی مٹن چاپ بھی دیا جاتا۔ علی ہذالقیاس
ڈنر بھی اسیطرح سات بجے شب کو ایک جگہہ بہت آگ روشن
کردی جاتی تھی۔ او سب لوگ مع جنرل صاحب کے آگ کے
نزدیک جاکر زمین پر بیٹھہ جاتے اور وہی کھانا جو اوپر بیان کیا گیا
شبکو بھی پکایا جاتا تھا کھایا کرتے۔ شراب جو کہ سب
سولجروں کو قسم رم سے ملا کرتی تھی وہی فسرونکو اور جنرل صاحب کو بھی

ملتی تھی۔ دراصل یہ ایک بڑا فوجی اصول ہے۔ کہ

جب سپاہی جنگ مین سختی کے وقت اپنے بالادست

افسرون کی گزران بالکل اپنے موافق دیکھتے ہین تب اُنکو

ہمت بہت زیادہ ہوتی ہی۔ اور کوئی سختی کھانے پینے

سردی اور گرمی برف و باران کی اون کو معلوم

نہین ہوتی۔

سترہوین تاریخ کی صبح سے کچھ تھوڑا سا ابر آسمان پر

نظر آیا اور ہوا معمول سے زیادہ سرد معلوم ہونے لگی۔

سامنے کے پہاڑون پر دور دور دہوان سا دکھنے لگا۔ اور سکو

دیکھکر ہمارے کیامپ مین جو افغان لوگ تھے اُنھون نے
کہا کہ یہ برف کی علامت ہی آج برف ضرور گریگی یہ کیفیت
دیکھکر تمام فوج مین گڑبڑ ہوگئی۔ جنرل صاحب نے حکم دیا
کہ سب جوان اور افسر اپنے اپنے بسترون پر کچھہ سایہ کرلیوین
چنانچہ اکثرون نے موم جامہ اور کملون کو اپنے بچھونون پر
بطور ریال کے ایک لکڑی بیچمین لگاکر کھڑا کرلیا۔ اور
بعض جوانون اور افسرون نے درختون کی ڈالیون اور
پتون سے اپنے اوپر آسرا کیا۔ غرض کہ تمام فوج نے اتنے
جلدی اور فکر سے یہ کام کیا کہ تین بجے شام تک فی الجملہ

سبھون کو اپنی حفاظت سے اطمینان ہو گیا۔ چار بجے
شام کو سب اطراف کے پہاڑون پر ابر محیط ہوا تھا بہت
سرد ہو گئی۔ جب اِس ملک مین پانی کی آمد ہوتی ہے
تو سیاہ ابر اور پانی پڑتا ہوا اپنی طرف آتا نظر آتا ہے۔
لیکن برف کے ابر مین سیاہی نتھی۔ بلکہ کچھ دھوان سا
مائل بہ سفیدی۔ اور کبھی کبھی دور سے ایسا معلوم ہوتا تھا
کہ لاکھون روئی کے گالے آسمان سے ہوا مین نیچے اوڑتے
ہوے آتے ہین۔ غرضکہ برف برسنے کے قبل ایک عجیب و
غریب کیفیت نظر آئی جو کبھی آگے دیکھنے مین نہین آئی تھی۔

اول شمالی پہاڑونپر برف باری شروع ہوئی۔ اور جو ہوا
کہ اوسطرف سے آتی تھی وہ نہایت سرد تھی۔ جسقدر کہ
فلالین اور اون کے کپڑے ممکن ہوا پہنکر اوپر سے
پوستین پہن لیا لیکن سردی وقت بوقت زیادہ ہوتی
جاتی تھی۔ اِس سبب سے بہت خوف معلوم ہوا کہ جب
برف پڑنے کے قبل یہ حال ہی تب برف پڑتے وقت
کیا ہوگا۔ ایک صاحب جو اِس موسم سے واقف تھے
اونھوں نے لکھا کہ یہ سردی جب ہی تک ہی جب تک کہ برف
شروع نہین ہوئی جب برف پڑنا شروع ہوگی سردی خودبخود

کم ہوجاویگی کیونکہ ہوا جو برف کی طرف سے آتی ہی او سمین سردیکا
بہت گزند ہوتا ہی۔ غرض کہ ایک آدہی گھنٹہ مین ہمارے پہاڑ پر
برف برسنی شروع ہوئی۔ اور تھوڑی دیر مین سب زمین
سفید ہوگئی۔ بچھونے کے اوپر جو چادرین لگائی گئی تھین اونپر
بہت برف جم گئی مین نے تھوڑی سے برف اپنے موم جامہ کی
چادر پر سے لیکر دیکھی تو وہ اسقدر سخت نتھی جیسی کہ مشین سے
جمائی جاتی ہی۔ یا آسمانی برف اپنے ملک مین ملتی ہی بلکہ
یہ نرم تھی جیسے کہ (آیس اسکریم) جمائی جاتی ہے
جب مینے اسکا باعث یہان کے لوگون سے پوچھا تب اونھون نے

کہا کہ یہ برف غیر موسمی ہے۔ اور ہوا میں ابھی ایک گونہ
گرمی باقی ہے۔ اس لیے برف نرم گرتی ہے۔ اور جلدی سے
پگل جاتی ہے۔ جب کہ موسم سرما میں ہوا خوب
سرد ہو کر برف پڑتی ہے تب برف میں سختی ہوتی ہے
اور مہینوں نہیں پگلتی۔ بلکہ جس پہاڑ پر ہمارا ہیڈ کوارٹر کیا گیا تھا۔ سُنا
کہتے ہیں کہ موسم سرما میں یہاں دس دس اور بارہ بارہ فٹ
اونچی برف جمی رہتی ہے۔ اور کسی شخص کا گذر اسطرف ممکن
نہیں ہوتا۔ جب ہمارے پہاڑ پر برف باری شروع ہوئی
تب یکایک سردی کم ہو گئی۔ اوسوقت میں نے خوب خیال کیا

کہ سب جسم کو تو بہت سردی نہین معلوم ہوتی تھی لیکن
ہاتھہ اور پاؤنکی انگلیون اور ناک کو ایک عجیب قسم کی سردی
معلوم ہوتی تھی جسکا بیان نہین ہوسکتا قریب چار گھنٹہ کے
برف پڑتی رہی بعد کو کم ہوگئی — مجرد برف موقوف ہوتے نکلے
سردی نہایت شدت سے ہوئی۔ مین نے خوب گرم کپڑے
اور چار پائتابے ایک پ ایک پہن اور بڑا پوستین پہنکر
ایک رضائی اور دو گرم بلانکٹ اوڑہ کر سویا تب بھی۔
بار بار سردی سے آنکھہ کھل جاتی تھی — میری ہمراہی مین
ایک خواجہ امین الدین اور ایک آدمی مسمی پیر محمد تھا۔ خواجہ امین الدین نکو

کثرت محنت اور شدت سردی سے بخار اور دل کی بیماری
ہوگئی جس سبب سے اون کو واپس کرنا پڑا۔ دوسرا ایک آدمی
جو میرے پاس باقی تھا ہر چند کہ مینے اوسے بخوبی گرم لباس
اور پوستین دلا دیا تھا۔ لیکن برف پڑنی کی رات جب صبحکو
مین اُٹھا۔ اور کافی بنانے کے لیے اُسے اُٹھایا تو وہ ایسا
بیحس و حرکت پڑا تھا مینے خیال کیا کہ یہ راتکو اینٹھکر رہ گیا
بہرحال جب بہت ہلایا تو یہ آدمی بمشکل اُٹھا اور دیر تک
بیکار رہا۔ جب آگ کے پاس گیا ہاتھہ پاون کو خوب سینکا
تب اوسمین دم آیا تمام فوج کو اِس رات کثرت سردی سے

نہایت تکلیف ہوئی سنتری لوگ جو پہروں پر تھے اون کا

نہایت برا حال رہا۔

دوسرے روز صبحکو جنرل صاحب ریٹ کالم کے ملاحظہ کو

تشریف لے گئے یہ کالم کرنیل سم صاحب کمانڈنگ پنجم گورکھا رجمنٹ

کے زیر حکم تھا۔ کرنیل صاحب معہ جرنیل صاحب کو اون

مقامات کے بتلانے کو لیگئے جبجگہ کہ اُنکے کالم سے اور

غنیم سے مقابلہ ہوا تھا۔ اور اِس لڑائی کی خلاصہ کیفیت

جنرل صاحب کو اب تک نہیں پہنچی تھی اِس کالم میں نمبر ہائلنڈر فیوزلیر

اور پنجم گورکھا پلٹن اور تہرڈ سکھ رجمنٹ شریک تھی یہ فوج

چڑھا بٹ پر پہنچی تب وحشی افغانون نے پہاڑون پر سے
گولیان چلانا شروع کیا اِن کی فوج بھی اوسطرف کو
فیر کرتی لیکن جھاڑا و رپہاڑا ور پتھرون مین دشمن کے
لوگ بالکل نظر نہین آتے تھے اِس لیے فیوزلیر رو مین پلٹن کو
کرنیل سم صاحب نے ایک پوشیدہ جاے کھڑا کیا۔ اور
تیسری سکہ پلٹن اور گورکھا پلٹن کو بھی حکم دیا کہ اپنے کو
پتھرون اور جھاڑون مین چھپا کر فیر کرتے جاؤ
افغانون کو قیاس سے معلوم ہوا کہ فوج انگریزی سمجھا
نہایت تھوڑی ہے پس اون سب لوگون نے اوپر

ایک جگہ جمع ہو کر سید ہا اِن پلٹنوں پر حملہ کیا۔ حملہ کے وقت
گورکھا پلٹن اور تھرڈ سکھ پلٹن کی بندوقوں سے
بہت لوگ مارے گئے لیکن یورپین پلٹن نے
بالکل فیر نہیں کیا جب تک کہ غنیم بہت قریب نہیں آگیا
اور نہ افغانوں کو یہ معلوم تھا کہ دوسری پلٹن یہاں
چھپی ہوئی کھڑی ہے ــــ جب یہ لوگ بہت قریب
آ گئے تب یکایک فیوزلر رجمنٹ نے اِس چالاکی سے
اپنی ہنری مارٹنی سے فیر کرنا شروع کیا کہ دشمن کی
فوج کو سنبھلنے کا موقع نہیں ملا ــــ یکایک

گولیون کی بارش اون کے سر پر برسنے سے
اون کے پاؤن اوکھڑ گئے۔ اکثر مارے گئے۔ اور
باقی دوسرے پہاڑون کی طرف فرار ہوگئے۔
سات آدمی اس کالم مین مارے گئے۔ غنیم کے
قریب ساٹھ آدمیون کے مرے۔ اور بہت سے
زخمی ہوے۔ رات کو ریٹ کالم اِسی جگہ اوترا۔
جب سب فوج کھانے پکانے مین مشغول ہوئی تب
اطراف کے پہاڑون سے پھر افغانون نے جمع ہوکر
آگ کی روشنی پر گولیان چلانا شروع کیا۔ اور قبل

صبح ہونے کے پھر پہاڑون مین چھپ رہے ۔ دوسرے روز
شب کو پھر یہی معاملہ رہا ۔ چنانچہ کرنیل صاحب نے بعد کو
یہ حکم دیا کہ سب فوج کے لوگ اپنا کھانا پکانا دن کو کر لیا کرین ۔
شب کو آگ روشن نہ کیجاوے ۔ اور چھوٹی چھوٹی ٹکڑیان
جوانون کی سامنے کے پہاڑون پر روانہ کر کے اون کے اوپر
اپنی پکٹ نصب کر دیے ۔ اور جوانون نے اپنی حفاظت کیواسطے
خندقین کھو دلین یہ سب انتظام افغان دیکھکر انڈس ندی کے
پار چلے گئے ۔ اب تین روز سے اس کیامپ پر کسی نے
بندوق وغیرہ نہین چلائی ۔ برف کے خوف سے یہان بھی

فوج نے کچھ آسرا کرلیا تھا۔ جنرل صاحب یہ کیفیت سُنکر
اور مقامات کا ملاحظہ کرکے بہت خوش ہوے اور فوج کی
کارروائی کی بہت تعریف کی۔ قریب تین بجے کے
ہیڈکوارٹر کیامپ کو واپس آئے۔
ہیلیوگراف سے دن کو اور لال ٹین سے شب کو پیام رسانی میں
بہت کمک ملی۔ ہر ایک کیامپ کے درمیان تین چار میل کا
فاصلہ تھا لیکن بذریعہ ہیلیوگراف اور لال ٹین کے تمام خبریں
وقتاً فوقتاً ہیڈکوارٹر میں پہونچتی تھیں۔ اور جسقدر فوج بڑہتی تھی
ٹیلگراف لین بھی لگائی جاتی تھی۔ لفٹ کالم زیرحکم جنرل اگاٹ

صاحب کے انڈس ندی پر ہیڈ کوارٹر کیا مب سے قریب چودہ

میل کے تھا۔ اور راستہ پہاڑون مین نہایت ہی

صعب المرور تھا۔ کرنیل گاڈی کا صاحب اسسٹنٹ

ڈپٹی کوارٹر ماسٹر جنرل کچھ ضروری احکام جنرل مکوین صاحب کے

بالمشافہہ جنرل گالبریت صاحب کو سمجھانے کو کل صبح کے وقت

روانہ ہوے یہ صاحب چودہ میل پہاڑون مین نشیب و فراز

طے کرتے ہوے پیادہ گئے۔ اور چودہ میل اُسی روز رات کو

گیارہ بجے واپس آئے۔ چند اِس ملک کے پہاڑی لوگ

جو اون کے ہمراہ تھے وہ بھی اونکا ساتھ نہ دے سکے اور پیچھے

رہ گئے۔ دوسرے روز کرنیل گیاٹی کا صاحب بالکل
تندرست اور پھرنے چلنے کو آمادہ تھے۔

دسوین تاریخ ماہ اکتوبر کو جنرل مکوین صاحب نے یہ اشتہار دیا
کہ پندرہوین تاریخ تک اگر مختلف قومین وحشی افغانونکی
مثل حسن زئی وآکا زئی وغیرہ آکر رجوع نہ ہو جاوینگی
اور سرکار نے جو شرطین پیش کی ہین اون کو قبول نکرینگی
تو باقی گاؤن بھی جلا کر تاراج کردیے جاوینگے۔ اور جسقدر
زراعت کھڑی ہوئی ہے وہ سب جلادی جاویگی۔
یہ اشتہار اس ملک کے باشندون کی زبانی سب افغانونکو

جو کہ انڈس ندی کے دونون طرف تھے بھجوا دیا۔

اب خیال کرنا چاہیے کہ اِن افغانون کے سر مین جو ایک قدیم

خبط تھا کہ ہمارے پہاڑون مین کوئی فوج نہین آ سکتے اور

اگر بالفرض آوے بھی تو نہ یہان قیام کر سکتی ہی۔ اور نہ ایسے سخت

مقامات مین لڑ سکتی ہی۔ ہمین خیال اول انگریزی کار سے

اِس قوم نے بغاوت سے برتاؤ کیا۔ اور جو شرط سرکار نے

پیش کی اوس سے انکار کیا۔ سرکار کی ایک شرط یہ تھی کہ

تمام بلاک مونٹین (یعنی کوہ سیاہ) پر راستہ بنایا جاوے

اور جو سردار کرنیل پاٹی اور میجر ارام استرانگ کو اِن

لوگون نے مارڈالا ہی اوس کی عوض مین سات ہزار روپیہ
جرمانہ یہ قوم داخل کرے ـــ انگریزی سرکار کا یہ ارادہ نتھا
کہ پہاڑ اپنے قبضہ مین رکھے بلکہ سرکار کا خاص منشا یہ تھا
کہ یہ قوم جو سرحد پر واقع ہی انگریزی رعایا کو تکلیف نہ پہنچاوے
اور جب کہ اِس پہاڑ پر راستہ بن جاویگا تب اگر کبھی پھر بھی
یہ قوم بر سر بغاوت ہوگی تو برٹش فوج بہت آسانی سے
یہان آکر اون کو تنبیہ دیسکیگی ـــ جب اِس اشتہار کی سب
افغانون کو اطلاع ہوئی اونھون نے جنرل صاحب کے پاس
کھلا بھیجا کہ ہم لوگ زرغنہ آپ کے پاس روانہ کرتے ہین یعنی ہر قوم سے

چند آدمی بطور وکالت کے جنرل صاحب کے پاس آوینگے

اور سب اُمور طے کرلیوینگے۔ جنرل صاحب نے یہ امر قبول کیا۔

چنانچہ سولوین تاریخ اکتوبر کو حسن زئے قوم کا زرغہ آیا اور

اُنھون نے ہر طرح اطاعت قبول کی لیکن جرمانہ کے واسطے

کہا کہ ہماری قوم اِسقدر مفلس ہے کہ کسیطرح جرمانہ ادا کرنیکی

طاقت نہین رکھتی تب سرکار نے یہ تجویز کی کہ اگر نقد جرمانہ

نہ دیسکین تو جانور اور قسم ہتیار سے جو داخل کرینگے

جرمانہ مین قبول کیا جائیگا اِس امر پر فی الجملہ یہ لوگ راضی

ہوے۔ اور اپنے لوگون سے صلاح کرنے کے لیے واپس گئے

ایک روز شام کیوقت جنرل مکو نچیصاحب مع اسٹاف کے کیمپ کے نزدیک

پھر رہے تھے۔ ایک افغان پتھر کے نیچے چھپا ہوا بیٹھا تھا جبکہ

جنرل صاحب آہستہ آہستہ چلتے ہوے اوس کے نزدیک پہنچے

تب اوس نے صاحب معزز پر بندوق چلائی۔ اتفاق سے

گولی نہین لگی ــــ وہ افغان بندوق چلاتے ہی فوراً پہاڑ کے

غار مین کود پڑا مگر اوسکا پھر پتہ نہین ملا۔ ہیڈکوارٹر کیمپ

جوکہ پہاڑ کی چوٹی پر مقام قایم گلی مین واقع تھا وہان نیچے

مقام او گہی تک سواے ہمراہی اسکارٹ پچاس چالیس

جوانون کے کوئی شخص تنہا آمد و رفت نہین کرسکتا تھا

ہر دوسرے روز کھانیکا اسباب خچرون پر لاد کر پچاس

جوانون کی ہمراہی مین اوپر کو روانہ کیا جاتا تھا۔ اور

دوسرے روز خالی خچر پھر جوانون کی ہمراہ نیچے بھجوائے جاتے تھے۔

اکثر اِن لوگون پر افغان گولیان چلاتے تھے۔ اور اگر

کوئی آدمی قافلہ سے علیحدہ ہوتا تو اوس کو مار لیتے۔

جنرل چینیا صاحب چودہوین تاریخ کو مع تھوڑی فوج کے

طرف کرہون کے روانہ کیے گئے۔ کوئی غنیم اِس طرف

مقابل نہین ہوا۔

بلاک مونٹین (یعنی کوہ سیاہ) کے جنوب کیطرف صوبہ اودہ وسنبر

واقع ہین۔ جناب مولانا اخوند محمدؐ عبدالغفور صاحب
صوادی قدس اللہ سرہٗ جو کہ مثل آفتاب کے مشہور تھے
تھوڑا عرصہ ہوا کہ حضرت معزز منے دنیا سے پردہ فرمایا۔
اور اون کے صاحبزادے جانشین ہوے۔ جسوقت کہ
انگریزی سرکار نے بلاک مونٹین پر فوج کشی کی اوسوقت
تھوڑے لوگ باشندے پلاسی کے (جو کہ اِن لوگون نے
ایام قدیم مین مقام پٹنہ سے آکر یہان بود و باش اختیار
کی ہے اور اِس ملک مین سب وہابی کہلاتے ہین) نزدیک
صاحبزادے صاحب حضرت اخوند صاحب قبلہ کے گئے اور

ایسا عرض کیا کہ انگریزون کی فوج ہمارے ملک کی طرف

آتی ہے پس ہم سب مسلمانون کو لازم ہی کہ اِنپر جہاد کرین

آپ اور دوسری قومین جو آپکی مرید ہین وہ سب ملکر ہمارے

شریک ہون صاحبزادے صاحب نے بالاتفاق تمام علما کے

یہ بیان فرمایا کہ جہان تک ہم خیال کرتے ہین بالکل جہاد

نہین ہوسکتا۔ اِسواسطے کہ یہ ایک معمولی ملکی اور سرحدی

لڑائی ہی۔ اول بنیاد جنگ کی طرف سے خیال کرنا چاہیے

کہ انگریز لوگ یہ لڑائی کیون کرتے ہین۔ وہ لوگ تمہارے مذہبی

امورمین دخل نہین دیتے۔ تمکو بجبر اپنے مذہب مین نہین ملاتے۔

ہماری مسجدون کو مسمار نہین کرتے۔ ہمارے بزرگون کے آثار کو
نہین چہیڑتے۔ بلکہ اُنہون نے خاص اسواسطے فوج کشی کی ہے
کہ تم لوگ جو اُن کی سرحد مین جاکر چوری کرتے ہو۔ اور
اون کی چند رعایا کو زبردستی تم لوگ پہاڑون مین لے آئے
اور چند مہینے ہوے کہ تمنے بلاقصور اون کے دو معزز سردار
اور پچاس آدمیون کو جان سے مار ڈالا۔ اب وہ لوگ اپنے سردار
اور آدمیون کے عوض خون بہا مین صرف آٹھ ہزار روپیہ جرمانہ
چاہتے ہین اور تمسے یہ اقرار مانگتے ہین کہ آیندہ اُنکے ملک مین چوری
نکرنا اور اُنکی رعایا کو جو امن و امان سے ہے نہ ستانا۔ اور تمہارے

پہاڑون مین راستہ بنانا چاہتے ہین تاکہ اگر پہر کبہی تم لوگ

خلاف اقراری کرو تو اون کی فوج تمہاری تنبیہ کے واسطے

باسانی آسکے ـ اِن سب وجوہات کو دیکہکر ہم یہ کہہ سکتے ہین

کہ تمہاری ہی وحشی قوم کا سراسر قصور ہے اور صاحبان انگریز

جو اپنے دو معزز سردارون اور پچاس آدمیون بے قصور کے

خون کا قلیل خونبہا مانگتے ہین وہ برسر حق ہین - اگر تم لوگ

انکے شرایط قبول کرو اور خونبہا دیدو تو وہ لوگ تمسے لڑتے

بھی نہین - ابھی واپس ہوجانے پر راضی ہین یہ ایسی لڑائی ہے

جسپر بالکل جہاد کا فتوی نہین ہوسکتا ـ بلکہ سرحدی جہگڑے -

پامال — یا زمین پر جبکہ لڑائی ہوا اور جسمین کسی قسم کا مذہبی تعلق نہو
تب یہ دیکہا جاتا ہی کہ کونسی قوم راستی پر ہے جو راستی پر ہو
حق بجانب اوسکے کہا جاتا ہی — صاحبزادہ صاحب نے
جب یہ بیان فرمایا تب وہ وہابی لوگ واپس ہوئے — اور
اندازاً دوسو آدمیون نے قوم اکازئی سے اونکے شریک ہوکر
دربند کی لڑائی مین لفٹ کالم سے مقابلہ کیا — کپتان بیلی
اہنین لوگون کے ہاتہ سے مارے گئے — جب بلاک مونٹین
(یعنی کوہ سیاہ) کے باغی لوگون کو برابر سزا ہوگی جو لوگ
برسر مقابلہ ہوئے وہ بہاگ گئے یا مارے گئے۔ اور انکے اکثر گاؤن

جلا دیے گئے۔ آخر کو اکازئی قوم آکر سرکار کے ساتھ رجوع
ہوئی تب اونیس ۱۹ تاریخ کو جنرل مکوین صاحب نے یہ حکم دیا کہ الفٹ کالم
زیر حکم جنرل گالبریٹ صاحب کے دربند پرندی کیطرف رہے
اور باقی فوج ایک ورنصف پہاڑ اوترکر مقام کرے۔
اور دوسرے روز بلاک ہونٹین کے نیچے موضع تہند مین مقیم ہوئے۔
چنانچہ بیس تاریخ کو جنرل صاحب مع اشٹاف و فوج
ہمراہی کے قایم گلی سے روانہ ہوکر سات میل پر۔ موضع ماتکا ونا
مین مقیم ہوے۔ کیامپ کی جاے یہان بالکل خراب تھی سب لوگ نشیب و
فراز مین پہاڑ پر اوترے۔ اندازاً چار ہزار فیٹ ہم لوگ نیچے

اوترے ہون گے اِس کیامپ کے سامنے کے بلند پہاڑ جنپر
برف ہمیشہ جمی رہتی ہے غروب آفتاب کے وقت نہایت
خوش وضع معلوم ہوتے تھے آفتاب غروب ہونے کے وقت
پیلی پیلی دہوپ اون سفید پہاڑون کی چوٹیون پر عجیب وغریب
طور کی کیفیت دکھلاتی تھی کہ جسکا کچھ بیان نہین ہوسکتا۔
سب لوگ گرم پوستین پہنے ہوے اپنے اپنے سامنے آگ
جلاکر کافی پیتے ہوے اُن پہاڑون کو دیکھکر صانع حقیقی
کی صنعت پر اقرار کرتے تھے۔ کہ دنیا کے ہر پیڑ پر نئی آب و
ہوا۔ اور ہر ملک کی نئی فضا کہین بلندی ہے کہین پستی۔

کہین میدان ہین ویرانہ اور پہاڑون ہین بستی ہے

سطح زمین اور ریگستان ہین شدت گرمی سے آدمیون کے

مسام سے پسینہ جاری ہے اور بلند پہاڑون کی

چوٹیون پر رطوبت وبرودت سی رات دن برف باری

ہر ملک کا نیا حال ہر سرزمین کی نئی چال ـ یورپ مین

لوگ (سن سٹ اور سن رایز) یعنی غروب آفتاب و

طلوع آفتاب کے تماشے کو بلند مقامات سے دیکھکر بہت

لطف اوٹھاتے ہین ـ غرض (سن سٹ) غروب

آفتاب بڑے مزے سے سب نے دیکھا جب آفتاب غروب ہوچکا ـ

تب اوس شب کو خوبی قسمت سے ایک اور نیا تماشا دیکھنے میں آیا
یعنی وہ شب چودھوین تاریخ کی تھی ماہتاب بڑی صفائی سے
آسمان پر نمودار ہوا ـــ برف کے سفید پہاڑ
چاندنی کے عکس کے گرنے سے ایسے معلوم ہوتے تھے جیسے قادر
قدیر نے یدقدرت سے چاندی کے پہاڑ ڈہالکر بڑے بڑے جنگلی سرو
اور بلند درختون مین رکھہ دیے ہون ـــ اطراف مین چھوٹے
چھوٹے ٹیکرون پر متفرق پلٹنین جواوتری ہوئی تھین
سردی کے سبب سے ہر ایک سپاہی آگ جلاکر سینکتا تھا ـــ یہ
ہزارون جگہہ آگ کی روشنی ایک نیا لطف دکھا رہی تھی ـ

جیسے کہ کسی بڑے باغ کے علیحدہ علیحدہ تختون مین ہزارون
اور لاکھون چراغ اور مشعلون کی روشنی کی گئی ہو عوضکہ
قریب سات بجے کے چاندنی مین جنرل صاحب مع
اسٹاف کھانا کھانے کے لیے مثل معمول کے زمین پر
سامنے آگ جلا کر بیٹھ گئے کسینی رکابی اپنے زانو پر
رکھ لی۔ کسی نے ایک پتھر سامنے رکھکر اوس سے میز کا کام لیا
اِس شب کو چاندنی مین کھانا کہانے نی بڑا مزہ دیا۔ بعد طعام
کھانے کے سب لوگ دیر تک ادہر اودہر کی باتین کرتے رہے
اور ساڑے نو بجے اپنے اپنے بچھونون پر سونے کیلیے چلے گئے۔

مجھکو اِس شب کی چاندنی اور برف کے پہاڑونکی
کیفیت نہایت بھلی معلوم ہوئی ۔ اوسوقت تومین بھی
سو گیا لیکن شب کو جب آنکھ کھلی تو سرہانے سے
گھڑیال لیکر چاند کی روشنی مین دیکھا تو اوس وقت تین
بجے تھے ۔ بے اختیار دل نے چاہا پھر چاندنی کی بہار
دیکھنا چاہیئے ۔ پوستین پہنے ہوے تو سو ہی رہا تھا ۔
فلالین کے گلوبند سے کانون کو لپیٹ کر ٹہلنے لگا ۔
سب فوج کے لوگ اپنے مقامات پر سو رہے تھے
سنتری کہین کہین کھڑے ہوے نظر آتے تھے قریب

چار بجے کے بعد تماشے کے پہر مین بستر پر لیٹ گیا۔

پانچ بجے رجمٹون مین تیاری کی ترم بجنے لگی۔ ہر ایک

شخص نے چاے۔ اور کافی کا تقاضا شروع کیا۔ ساڑہے پانچ

بجے جنرل صاحب تیار ہو کر مع اسٹاف کے روانہ ہوے

اور اندازاً پانچ گھنٹہ مین مُقام تہنڈ کو پہنچے۔ یہ مُقام

دامن کوہ مین واقع ہے۔ آج پانچہزار فیٹ قریب نیچے

اوترے ہون گے غرض کہ دو روز مین پہاڑ کی

چوٹی سے نیچے اوترے۔ یہان نہ وہ سردی ہے

نہ وہ برف۔ بلکہ دوپہر کو اچھی گرمی جیسی کہ ماہ اکتوبر مین

حیدرآباد میں رہتی ہے وہی کیفیت تھی۔ اور
شب کو فی الجملہ سردی رہی نہ اسقدر جو کچھ
بیان کیا جاوے۔ مقام پراری جس جگہہ کہ مخالفو نکے
کچھ لوگ تھے یہاں سے قریب تہا لہذا جنرل صاحب
سب کمانڈنگ افسرونکو اپنے ہمراہ لیکر بائیس تاریخ کو
پراری کے بڑے پہاڑ پر گئے۔ اور سب کو
اون کے کاموں سے مطلع کیا کہ کون سی رجمنٹ
کونسی طرف سے بڑھائی جاوے گی۔ اور کس کس
مُقام پر توپین رہین گی۔ بعد ازان پراری کے

باشندون اور مخالفون کو اطلاع دی گئی کہ اگر آج
شام تک تم سب لوگ آکر سرکار مین رجوع نہوے تو
کل صبح کو تمہارے مقابلہ کے واسطے فوج آوے گی
اور تمہارے گاؤن جلا دیے جاوین گے ۔ اور سب
زراعت تاراج کر دی جاوے گی ۔ غرض کہ دوسرے روز
کوئی شخص اِس جماعت کا نہین آیا پھر جنرل صاحب نے
ایک روز اور تامل کیا ۔ اور پیام بھیجا کہ آج بھی
اگر تم لوگ آجاؤ گے تو بہتر ہے لیکن اون لوگون مین سے
کوئی شخص نہین آیا ۔ اپنی عورتون اور بچون کو تو اول سے

اونھون نے انڈس ندی کے اوس طرف بھجوا دیا تھا۔
اور سب لوگ قسم اناج سے جو کچھ پر گاون مین تھا
اوس کو زیر زمین دفن کرکے خود پہاڑ کی چوٹی پر جا بیٹھے تھے
جب کہ متواتر تاکید پر بھی یہ لوگ سرکار انگریزی سے
رجوع نہین ہوے ۔ تب تیسوین تاریخ کو جنرل مکوین صاحب نے
آرڈر تحریر کیا کہ باوجود متواتر اطلاع دینے کے
پہاڑی کے باشندون نے اگر اطاعت قبول نہین کی ۔
لہذا جنرل چنیا صاحب مع دو کمپنی ہالیڈر ۔ دو کمپنی فیوزیلیر
دو کمپنی گورکھا پلٹن ۔ دو کمپنی چوبیسوین سکھ پلٹن و دسو

جوان خیبری پلٹن کے لیکر صبح کے سات بجے طرف

پراری سے کے روانہ ہون۔ قبرستان ۔ مسجد ۔ دیول

وغیرہ کو بالکل ہاتھہ نہ لگاوین باقی مکانات اور

گاؤن وگھانس وغیرہ زراعت جسقدر ہو جلا دیجاوے

خیبری پلٹن کے لوگ پہاڑون پر چڑہنے مین بڑے مضبوط ہین

یہ پلٹن ہمیشہ درۂ خیبر مین رہتی ہے ۔ اور اسمین

سب آفریدی قوم کے افغان باشندے خیبر کے

ملازم ہین ۔ جب کبھی سرکار کو خیبر کے علاقہ مین کچھہ ضرورت

پڑتی ہے تو یہ لوگ کام آتے ہین ۔ میجر محمد اسلم خان انکے

کمانڈنگ ہین یہ میجر صاحب خاندان شاہان کابل سے

ہین ـــ چونکہ بلاک مونٹین مین سوائے پہاڑون اور نشیب

وفراز کے میدان کا کہین نام ونشان بھی نظر

نہین آتا تھا ـ لھذا ان خیبری لوگون کو ہمیشہ

دوسری فوج کے سامنے رکھتے تھے ـــ اور جب

کسی گاؤن کا جلانا یا کسی مقام کو ہاتھ مین لانا منظور

ہوتا تو خیبری پلٹن کے لوگ آگے بھیجے جاتے تھے ـ

جب جنرل صاحب نے پراری کی جانب فوج کے

جانے کے واسطے حکم دیا تب کپٹن چارلی برن صاحب

اور راقم خیبری پلٹن کے ساتھ ۔

چھ بجے صبح کے روانہ ہوئے ۔ پہاڑون مین چڑہنے
اوترنے گیارہ گھنٹے بج گئے ۔ جس پہاڑ کی چوٹی پر موضع
پراری واقع تھا اوس کے دامن مین پہنچے ۔ جنرل
چینا صاحب نے حکم دیا کہ خیبری پلٹن کے سو جوان
پہاڑ پر جاوین اور پچاس جوان سیدہی طرف اور پچاس
جوان بائین طرف سے پہاڑ پر چڑہین ملنے اور جارلی برن
صاحب نے سفر مینا پارٹی کے ساتھ پہاڑ پر چڑہنا شروع کیا
جب ہم پراری گاؤن کے قریب پہنچے تب اوپر سے

افغانون نے گولیان چلانا شروع کیا۔ خیبری پلٹن

والے جوان بھی اون پر فیر کرتے ہوے آگے بڑہیے

جب ہم نزدیک پہنچے تب وہ لوگ پس پا ہوے اور

ایک بلندی پر کنجان درختون مین چھپکر فیر کرنے لگے

سیدہی طرف سے پہاڑ کے جب پچاس جوان خیبری

پلٹن کے اون کے قریب پہنچے تب اوس جگہہ کو بھی۔

چھوڑکر سب افغان فرار ہوے۔ قریب سو دیہہ کے

اِس جگہہ جمع تھے۔ پانچ چھہ آدمی اون کے زخمی ہوے

اور شاید جو مارے گئے پتھرون اور جہاڑون مین گر گئے

کے باعث سے اون کا پتہ نہین ملا۔ ایک بجے اِس مقام پر
فوج کا قبضہ ہوگیا۔ خیبری لوگون نے سب گاؤن کو
آگ لگادی۔ فرنٹ پارٹی مین خیبری پلٹن کے
ہمراہ فقط ہم دو افسر تھے۔ اور سب فوج مع جنرل صاحب کے
ہم سے اندازاً چار میل پر نیچے پہاڑ کے دامن کوہ مین
کھڑی تھی۔ جب خیبری لوگ گاؤن کے آگ لگانے مین
مشغول ہوئے تب کپتان چارلی برن صاحب اور راقم
جو کچھ کہ بسکٹ وغیرہ ہاورساک مین موجود تھے کھاکر
نیچے اوترنے کو تیار ہوئے۔ کیا دیکھتے ہین کہ اِس بلند پہاڑ پر

ہم لوگ چھ گھنٹے مین پہنچے تھے ۔ اور اب پھر وہی
راستہ چھ گھنٹے کا پہاڑ سے اوترنے کو ہمارے سامنے تھا
چونکہ پہاڑ سے اوترنا بہ نسبت چڑہنے کے آسان
ہوتا ہے لہذا ساڑہے چار گھنٹے مین ہم دونون معہ
خیبری پلٹن کے کیامپ کو پہنچے قریب نصف پہاڑ کے
جب ہم اوترے ہون گے کہ میرا پاؤن ایک کنارہ پر
نرم زمین پر پڑا جس سے وہ حصہ علٰحدہ ہوگیا اور میرا پاؤن
اوپر سے پہسل گیا ۔ حسن اتفاق سے وہ مقام نیچے
بہت گہرا تھا اندازاً سات آٹھ فیٹ ہوگا ۔ اِس جگہ

گرنے سے میرے بائین پاؤن مین کچھ ضرب آئی جس سے

کیامپ کو جانا اور راستہ چلنا مجھے دشوار ہوا جن

مکانات کو آگ لگائی گئی تھی جب ہم اون کے قریب سے

گذرے تو ایک مکان کی دیوار مین دو تین چھوٹے چھوٹے

سوراخ تھے اوس مین شہد کی مکھیان نکل رہی تہین۔

ایک خیبری جوان یہ دیکھتے ہی دوڑا۔ اور دروازہ

توڑکر اندر گیا۔ اور شہد نکالنے مین مشغول ہوا مینے وہان کے

دو آدمیون سے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ اِس ملک کے

لوگ اپنے گھرون مین شہد کی مکھیان پالتے ہین باہر کی

دیوار مین چند سوراخ کردیتے ہین اور اندر ایک بڑا گھڑا

اون سوراخون کے نزدیک رکھدیتے ہین شہد کی مکھیان

اوس دیوار کے سوراخون مین سے اندر باہر جاتی ہین

اور گھڑون مین اپنے گھر بنا کر شہد جمع کرتی ہین یہ لوگ

جب دیکھتے ہین کہ شہد خوب جمع ہوگیا تب اوس مین

ایک سوراخ کردیتے ہین جس سے سب شہد گھڑے مین

گرجاتا ہی اور اس گھڑے کے نیچے ایک اور سوراخ

ہوتا ہے جسکے ذریعہ سے دوسرے برتن مین شہد

نکال لیتے ہین۔ اور مکھیان اول کے گھڑے مین بجائے خود

جمع رہتی ہین ۔ اِسیطرح اکثر مکانات مین اُسی شہد کے
کارخانجات ہین اور یہ عجیب بات ہی کہ ایک مکانکی مکھی
دوسرے مکان مین نہین جاتی ۔ موسم پر یہ شہد بڑے
گاوون مین یہ لوگ لیجاکر خوب پیسا پیدا کرتے ہین۔ گویا
اِن لوگون کی یہ ایک قسم کی تجارت ہی ۔ قوم اکازئی کا
ایک مَلک جسکو اپنے یہان پٹیل کہتے ہین مجھسے بیان
کرتا تھا کہ جب انگریزی فوج نے بلاک مونٹین مین گاؤن جلائے
گاؤن والونکے اسباب کا کسیطرح زیادہ نقصان نہین ہوا
کیونکہ قسم اوڑھنے بچھونے سے جو کچھ تھا وہ تو بال بچون کے ساتھ

اونھون نے اول ہی انڈس ندی کے پار بھجوا دیا تھا

اور غلہ وغیرہ زمین مین دفن کر دیا تھا۔ البتہ چوب کی

قسم سے مثل چارپائیان چوکیان کچھہ جلادی گئین لیکن

شہد کی مکھیون کا ایک مقام سے دوسرے مقام پر

منتقل کرنا امر دشوار تھا اس سببسے وہ بحال خود رہین

اور اکثر آگ سے جل گئین۔ اور جسقدر زندہ باقی رہین

وہ ایسی منتشر ہو گئین کہ جنکا سالہاے سال مین جمع کرنا

دشوار ہو گا۔ البتہ یہ ایک نقصان کٹیرون لوگونکا ہوا۔

۲۵ تاریخ وقت نہ بجے صبحکے سر فرڈرک رابرٹ صاحب

کمانڈر ان چیف انڈیہ مع اپنے اسٹاف جنرل الیس صاحب
اسسٹنٹ اجیٹن جنرل۔ کرنیل پولک صاحب ملٹری سکرٹری ڈاکٹر
ٹیلر صاحب کپتان رالنس ایڈی کان کیانپ مین داخل ہوے
جنرل مکوین صاحب مع اسٹاف کے دو میل تک
بہادر معنر کی مشایعت کے واسطے گئے۔ اول
سر فریڈرک رابرٹ صاحب نے ہر ایک رجمنٹ کے
کیانپ مین جاکر فوج کا ملاحظہ کیا۔ بعد ازان بر
کہا کر فسٹ کالم کے ملاحظہ کو جو کہ مقام میدان مین تقسیم تھا۔
روانہ ہوے میدان ایک چھوٹا سا گاؤن شمال کی طرف

ہمارے کیانپ سے پانچ میل پر واقع تھا جب قریب
اِس کیانپ کے پہنچے جنرل چینیا صاحب پیشوائی کے لیے
آئے ۔ اور کمانڈران چیف صاحب کو لے گئے
وہان کی کل فوج کا ملاحظہ کیا گیا ۔ بعدازان قریب
چھہ بجے کے ہیڈکوارٹر کیانپ کو واپس آئے ۔
شب کو کمانڈران چیف صاحب مع اپنے ہمراہیون کے
اور افسران فوج کے بغیر ڈیرے اور راوٹی کے
میدان مین ایک چادر (واٹرپروف) کی بچھا کر
سوئے ۔

اور ۲۶ تاریخ وقت صبح کے اوگی کو روانہ ہوے۔ چونکہ لڑائی
کا کام اب کچھ باقی نہین رہا تھا۔ اور گورنمنٹ کا خاص
یہ ارادہ تھا کہ جب تک سب پولٹیکل معاملات طے نہو جاوین
تب تک فوج اوسی طرف رکھی جاوے۔ اکثر
قومون نے جرمانہ لاکر داخل کیا۔ اور بعض لوگ
رقم داخل کرنے کے واسطے روپیہ کے جمع کرنے مین
کوشش کر رہے تھے۔ جو لوگ کہ نقد رقم ندے سکے
اونھون نے بعوض رقم جرمانہ کے جانور مثل بیل
بھینس بکریان داخل کیے بعض لوگون نے قسم ہتیار سے

قیمت مقرر کر کے جرمانہ مین دیدیے ۔ انگریزی سرکار کی

با اقبال فوج کا ایسا رعب اون لوگون کے دلون پر چھایا ہوا

کہ سبکے دلون سے ارادہ مقابلہ کرنیکا نیست و نابود ہوگیا ۔

اب اِس قوم کو جرٔت و ہمت اور بہادری و بلند خیالی

فوج شاہی کی معلوم ہوئی کہ یہ فوج ظفر موج ہر جگہ بلندی

و پستی پہاڑ اور جنگل مین جا سکتی ہے ۔ اور ہر قسم کے موسم

سرد و گرم و برف و باران کی برداشت کر سکتی ہے

افسران فوج اِس سرکار ابد پائدار کے محنت و جفاکشی

مین اپنے آپ نظیر ہین صلاح و امن کے وقت مین جسنے کچھ

راحت و آرام سے اوقات گذارتے ہین لیکن اپنی

معمولی محنت جسمانی مین فرق نہین کرتے ۔ کوئی

لان ٹنیس کہیل لیتا ہی کوئی کرکٹ کی بازی مین دل لگاتا ہے

کوئی پولو چوگان بازی کی مشق سے دل بہلاتا ہی ۔

کوئی زاکٹ کوٹ مین گہنٹہ دو گہنٹہ محنت کرلیتا ہی کوئی

شام صبح مین چار پانچ میل پہرآتا ہی ۔ شیر وغیرہ کا

شکار جو تہوڑا سا جنگ کا نمونہ ہی ۔ اور اوسمین سوائے

جسمانی مشق کے اور بہت سے فوائد مضر ہین بعض لوگ

اوس سے طبیعت کو بہلاتے ہین ۔ غرض کہ تعلیم یافتہ لوگ

ہمیشہ اپنے کو محنت و جفاکشی کا عادی رکھتے ہین جب
کام پڑجاتا ہی تب کسی قسم کی محنت کو وہ نہین مانتے
تاریخون سے ثابت ہی کہ سلاطین ماسلف اپنے کو ہمیشہ
سخت محنت اور جفاکشی کا عادی رکھتے تھے۔
نقل ہے کہ نادرشاہ نے جب ملک جنوبی ایران کے
فتح کرنے کا ارادہ کیا۔ اون روزون مین گرمی کی نہایت
شدت تھی اور نادرشاہ چند روز پیشتر تب محرقہ سے
بیمار بھی ہوگیا تھا حکیمون نے رائے دی کہ عام مزارعین
جو رات دن باہر رہتے ہین وہ لوگ بھی اس موسم کے

باد سموم کی برداشت نہین کر سکتے بادشاہ اور فوج کو

اِس موسم مین ارادۂ جنگ کرنا خلاف مصلحت ہے

نادر نے کچھ خیال نکیا اور فوج کو کوچ کا حکم دیا۔ اول روز

جب لشکر نے باہر مقام کیا آفتاب عالمتاب بڑے

زور شور سے نمودار ہوا۔ گرمی کی شدت سے سب افسران لشکر

اپنے اپنے خیمون مین جاگزین ہوئے۔ فوج کے لوگ

بھی جھاڑی اور پتھرون مین اپنے منہ چھپانے لگے

نادر نے جب یہ حال دیکھا خیمۂ شاہی سے نکلکر دہوپ مین

ٹہلنا شروع کیا۔ سردارون نے جبکہ بادشاہ کو

دہوپ مین ٹہلتے دیکہا سب اپنے اپنے خیمون سے
باہر نکل آئے سپاہیون نے جب افسرون کو دہوپ مین
کہڑا دیکہا سب اپنے اپنے مقامات پر جمع ہو گئے۔
بہرحال وہ دن گذر گیا۔ دوسرے دن پہر فوج نے کوچ کیا اور
چند روز مین سب فوج گرمی کی عادی ہوگئی۔
شمالی حصۂ ملک ایران مین ایک صوبہ برسر بغاوت تہا۔
نادر نے اوسپر فوج کشی کی۔ وہ موسم برف کا تہا جبکہ
فوج روانہ ہوئی برف برسنی شروع ہوئی سات دن
کامل برف برستی رہی۔ نادر نے کہین پہ آرام

نہین لیا شبانہ روز کوچ کرتا چلا گیا ساتوین روز سردی کی
بہت شدت ہوئی نادرشاہ اپنے معمولی لباس مین ـ
گھوڑے پر چلا جاتا تھا سب افسران فوج و مصاحبین اسکے
پیچھے پیچھے تھے ـ ایک امیرزادہ نے جسپر کہ نادرشاہ کی
کمال نظر مہربانی تھی خیال کیا کہ بادشاہ نے باوجود اس
سخت برف باری اور سردی کے پوستین وغیرہ
کچھ نہین پہنا اوسنی ایک گرم شتری چغہ لیکر اپنے ہاتھ سے
بادشاہ کی پشت پر ڈالدیا نادرشاہ نے پلٹ کر دیکھا ـ اور یہ
حکم دیا کہ اس امیرزادہ کا سیدھا ہات کاٹ ڈالین غرض کہ حکم کی

فوراً تعمیل ہوئی اوسوقت کسی کو جرات نتھی کہ کچھہ کھہ سکے لیکن

جب لڑائی ختم ہوئی اور شاہی فوج نے فتح پائی بادشاہ نے ایکشب

مع مصاحبین جشن بادہ نوشی مین مشغول تھا اوسوقت ایک مصاحب نے

دست بستہ عرض کیا کہ گستاخی معاف اوس امیرزادہ کا کیا قصور تھا

جو حضور نے اوسکا ہاتھہ کاٹنے کے واسطے حکم صادر فرمایا۔

بادشاہ نے یہ بیان کیا کہ شدت سرما و برف باری سے میری فوجکا

حال سخت تباہ تھا لیکن جب وہ مجھے معمولی لباس مین چلتا دیکھتے

تھے تو فقط میری خاص ہمت پر سب چلی جارہی تھی۔ اگر مین

گرم جبہ پہنتا تو میری فوج کے سپاہی سارا ڈھونگ ٹیلیتے مین

جاکر پہونچتے ۔ اور پھر مجھکو خود کیا منھ رہتا جو مین
اونکو اِس کام سے منع کرتا ۔ میری رفتار کو دیکھکر
میری فوج رفتار کرتی ہے ۔ میری تلوار کو دیکھکر
میرے لشکر کی تلوار چلتی ہے ۔ عروس مملکت
آن در کنار گیرد تنگ ؞ کہ بوسہ بر لب شمشیر آبدار زند
حاصل کلام یہ ہی کہ افسران جنگی کے حالات اور عاداتکا
فوج پر بڑا اثر پڑتا ہے۔

کمانڈران چیف مختار و سپہ سالار کل افواج ہندوستان کے جنگی لارڈ
کھلاتے ہین ۔ یہ ممکن تھا کہ بلاک مونٹین مین

ایک اچھے خیمہ مین آرام سے سوتے۔ اور بہت کچھ

اسباب آسایش کے اپنے لیے بہم پھنچاتے لیکن

انکا اِس موقع پر خاص یہ منشا تھا کہ ہر ایک فوجی

سپاہی کو بتلا دین اور اونکو یہ امر ثابت کرا دین

کہ ہرچند مین درجہ مین کمانڈر ان چیف انڈیہ ہون لیکن

وقت پر محنت و جفاکشی مین بالکل تمھارا شریک حال ہون

کیانب مین سرفرڈرک رابرٹ صاحب کے بستر کی۔

واٹر پروف شیٹ اور سپاہیون سے بڑی تھی

مثل اورون کے تھوڑا سا پرال کا گھانس کمانڈر انچیف

صاحب کے بستر کے نیچے بچھا دیا گیا تھا۔ اس
بہادر نامدار نے مع اسٹاف مثل تمام فوج کے ایسے طرح
استراحت فرمائی۔

جنرل مکوین صاحب کمانڈنگ (بلاک موئنٹین اکسپڈیشن) نے شروع سے
آخر تک پوری پوری سپاہ گری کی داد دی۔ اور گذران
روز مرہ اور اوٹھنے بیٹھنے مین ایک پرایوٹ سپاہی پر
اپنے کو ترجیح نہین دی۔ بے شبہ جب سپاہی لوگ
اپنے بڑے جنرل کو اپنا شریک حال دیکھتے ہین اور
سب افسرون کی گذران اپنے موافق پاتے ہین تب

کیسا ہی مشکل کام اون کے سامنے آوے اوسکو باسانی
انجام دیتے ہین — بلاک مونٹین کی لڑائی مین پہاڑی
لوگون کو سرکاری مونٹیڈ باٹری یعنے خچرونکا توپخانہ
دیکھکر بہت تعجب ہوا ظاہر ہے کہ جن پہاڑونمین آدمی مشکل سے
جاسکے وہانپر توپخانہ کا جانا کیونکر قیاس مین آسکتا ہے — لیکن
جس جگھہ پر سرکاری فوج گئی خچرونکا توپخانہ بھی وہان ساتھ
رہا — سایر انڈمینا را اور پاینر مع ہتیار راستہ بنانے سکلوانے کے واسطے
ہمیشہ اِن توپخانونکے ہمراہ رہتے تھے — اور اِس جلدی
اور چالاکی سے بعض مقامات کو جہان کہ خچرونکا چڑہنا

دشوار تھا درست کر دیتے تھے کہ توپخانہ کے خچر باسانی
چلے جاتے تھے — دراصل خچرون سے زیادہ کوئی
جانور پہاڑون مین چلنے کے لیے کارآمد نہین ہے — یہ
توپین دو اقسام پر ہین بعض توپین ٹکڑونمین تقسیم ہین ایک
ٹکڑا ایک خچر پر چلتا ہے اور وقت فیر کرنے کے دونون
ٹکڑون کو ملحق کرکے پیچ دینے سے وہ یک جسم ہو جاتے ہین
اور بعض توپین فقط ایک حصہ مین مثل معمولی چھوٹی توپون کے
ہین — اور ایک خچر اوسکو بخوبی لیجاتا ہے دوسرے خچر پر دونون
پہیے اور تیسرے پر درمیان کا حصہ کہ جسپر توپ رکھی جاتی ہے

ایک حصہ کی توپ تین خچرونپر۔ اور دو حصہ کی توپ چار

خچرونپر رکھی جاتی ہے جس راہ سے پاری کے پہاڑونپر

توپخانہ خچرونکا گیا تھا دو تین دن کے بعد ایکروز صبح کو

مین مع ایک دستے کے اوسطرف سے گذرا پہاڑ کے

نیچے کا راستہ اور بلندی پہاڑکی اور نشیب و فراز اور

جہاڑیکو دیکھکر یہ کبھی یقین نہین آتا تہا کہ توپ کو لیکر خچر اِس راہ سے اوپر ہو گئے ہونگے

غفار خان قلعدار تہنڈا سے چلکے روز کیمپ مین

آیا اور جو جرمانہ اوسکے واسطے مقرر کیا گیا تھا اوس نے

وہ داخل کیا۔ غرض کہ آیندہ کو جنگ کی کچھ امید باقی نہین رہی۔

چھبیس ۲۶ تاریخ ماہ اکتوبر کو مین جنرل مکوین صاحب اور

سب افسران اسٹاف سے رخصت ہوکر ہمراہ سر فریڈرک رابرٹ

کمانڈران چیف صاحب کے طرف اوگھی کے روانہ ہوا

ہمراہ بہادر معزز کے لیڈی رابرٹ بھی تشریف لائین۔

لیڈی زابرٹ مع مسس مکوین کے اوگھی مین سولجرز ہسپتال

(یعنی سپاہیونکا دارالشفاء) دیکھنے کے لیے تشریف لیگئین

وقت جنگ کے جو لوگ زخمی ہوتے تھے۔ اِس مقام مین

واسطے معالجہ کے روانہ کیے جاتے تھے۔ اور یہ ہسپتال

خاص کر لیڈی رابرٹ ہی نے قایم کیا ہی۔ ولایت سے

لیڈی نرسس یعنی میم لوگ بیمارون کی تیمارداری کرنیکے
واسطے طلب کی گئی ہین۔ چنانچہ لیڈی نرسس جنگ
بلاک موشٹین مین حاضر تھین۔ تین مقام اوکھی مین اور
تین روز کالم کے ساتھہ یہ میم لوگ خاص کر یورپین ہی
لوگون کی تیمارداری کرتی ہین جب لیڈی رابرٹ سولجرز
ہسپتال مین تشریف لائین اون زخمی لوگونمین بعض ایسے
لوگ تھے کہ جنکے زخمون سے گولیان نکالی گئی تھین اور
وہ گولیان اون لوگون نے بہت فخر کے ساتھہ لیڈی
رابرٹ کو دکھلائین ایک شخص کی پسلی مین گولی لگ کر

پشت کی طرف سے پار ہوگئی تھی۔ لیڈی رابرٹ نے

اوس شخص سے پوچھا کہ تمہارے گولی کہان لگی ہے۔

اوس نے بڑی حسرت کے سات جواب دیا کہ لیڈی صاحبہ

مین افسوس کرتا ہون کہ جس گولی نے مجھے زخمی کیا

مین اوسکو بتلا نہین سکتا کیونکہ وہ گولی میرے سینہ مین

سیدہے پہلو کیطرف لگ کر پار ہوگئی۔ یہ کلام اوس

جوان کا لیڈی رابرٹ صاحب نے سنکر بڑی دانشمندی سے

اوس کی تشفی فرمائی کہ تمکو گولی کے موجود نہونے سے

ملول ہونا نچاہیے اسواسطے کہ تمھارے جسم سے

گولی کا پار ہو جانا خاص اس امر کی دلیل ہے کہ تم

مین مقابلہ مین بہت قریب سے زخمی ہوے اور

دشمن تمہارا ایسا نزدیک تھا جو گولی اوسکی تمہارے

جسم سے پار نکل گئی — فی الحقیقت یہ امر تمہارے لیے

باعث فخر کا ہے نہ ملول ہونیکا —

جبکہ کمانڈران چیف صاحب نے مختلف مقامات کی فوجکا

ملاحظہ فرماکر اوکھی سے دربند جانے کے لیے ارادہ فرمایا۔

مین بہادر مغز سے رخصت ہوا۔ اور یہ ارادہ کیا

کہ سیدھا خاکی کو پہنچکر میل تانگہ مین اوسیرو زسوار ہوکر آبیٹا باد مین

پھپھوند جب قریب دس بجے کے مین مقام خاکی مین داخل ہوا
وہان مسٹر ورلش صاحب سے (جو کارخانہ بیراری کے
سپرنٹنڈنٹ تھے اور شراب فوج مین ان صاحب
معز کی معرفت بھیجی جاتی تھی) ملاقات ہوئی میَنے
اون سے پوچھا کہ یہ ندی جو سامنے نظر آتی ہے اوسکے
اطراف کے کھیت اور سرخ گھانس وغیرہ مین یقین ہے
کہ اسنیپ ضرور ہون گے ـ اوںھون نے کہا کہ یہان
کوئی شکار نہین کرتا البتہ اسنیپ اور ٹیل ادہر بہت ہین
اوسوقت تانگہ تیار ہونے مین کچھ عرصہ تھا مین نے بندوق لیکر

دہنمڑی کی طرف جانیکوارادہ کیا مسٹر ولش صاحب بھی

میرے ہمراہ ہوے ہمکو ندی کے پار جانا تھا یہ ندی

شمالی برف کے پہاڑون مین بہتی تھی - جب ندی مین

ہمنے پاؤن ڈالے پانی اِسقدر ٹھنڈا تھا کہ اول تو کچھ سیری

محسوس ہوئی اور بعد ازان گھٹنے کے اوپر جھانتک کہ

پانی تھا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہانسے ہمارے پاؤن

قابو مین نہین ہین - ندی سے گذرنے کے بعد تھوڑی

دیر مین ہمین تین جوڑا ول سنیپ کے ملے مسٹر ولش نے کہا

کہ تمکو یاد رکھنا چاہیے کہ سن ۱۸۹۹ء کے آغاز موسم کا اول سنیپ

سے تمنے علاقہ بلاک مونٹین مین شکار کیا۔ اثنائے
گفتگو مین مینے اون سے دریافت کیا کہ
یہان کچھ اور شکار بھی ہے۔ اونھون نے
کہا کہ سامنے جو پہاڑ نظر آتے ہین اون مین چکور
بہت ہین چونکہ مینے چکور کا کبھی شکار نہین کیا تھا۔
یہ ارادہ کیا کہ شام تک یہان شکار کھیلنا۔ اور
صبحکو ایبٹ آباد کو جانا لیکن یہ مشکل تھی کہ تانگہ کے
واسطے دوسرے دن بارہ بجے تک انتظار کرنا پڑتا تھا۔
اِس اثنا مین کرنل واٹرفیلڈ صاحب کمشنر پشاور وہان آ پہونچ گئے

اور یہ حال سنکر کہا کہ میرا یہان سے تین میل پر ہے
مین وہان مسافر بنگلہ مین آج شب کو رہ کر صبحکو
اپٹا باد کو جاؤنگا - اگر آپ یہان آج شکار
کرکے علی الصباح میرے پاس آجاؤ تو مین اپنی
بگھی مین آپ کو لیجاؤنگا - یہ انتظام بالکل میرے
حسب دلخواہ تھا اون کا شکریہ کرکے مینے یہ امر
قبول کیا - ولش صاحب سنے کہا کہ چکور کے شکار کا
عمدہ بندوبست یہ ہے کہ ایک پالی ہوئی چکور
ہمراہ رکھی جاوے - اور پہاڑون مین جاکر اوسکے

پنجرےکو رکھدین جب یہ چکور آواز دیتی ہے تو اوس

نزدیکی کی سب چکورین پکارتی ہین۔ تب معلوم

ہوجاتا ہے کہ وہ فلان فلان جائے پر ہین۔ پس

آسانی سے شکار ممکن ہے۔ غرض کہ ہمنے گاؤن سے

ایک شکاری کو جسکے پاس پالی ہوئی چکور تھی بلوایا۔

اور دس بارہ گاؤن والے ہمراہ لیکر پہاڑ کی طرف گئے

اوس گاؤن کے شکاری نے اول ہمکو دور بٹھلایا

اور آپ پہاڑ مین گیا۔ اور اوس پالی ہوئی چکور کو بلوا

اوسکی بولی پر جنگلی چکورین جہان جہان تھین آواز

دینے لگین - تب اوس نے معلوم کرلیا کہ کس

مقامات پر یہ جانور ہین - پھر اوس شکاری نے مجھے

اور ولش صاحب کو ایک چھوٹی پہاڑی پر کھڑا کیا -

اور خود چند آدمی لیکر ہماری طرف آیا - اور چکورونکو

ہماری طرف اوڑایا - چار چکور ہمینے شکار کیے -

سر شام ہم اپنے مقام کو واپس آئے - ولش صاحب نے

ایک راوٹی میرے لیے لگادی شب کو اونھون نے کھانا کھلایا -

یہ اول دفعہ تھی جو بعد ایک مہینے کے کرسی پر بیٹھکر ہمکو

کھانا کھانیکا اتفاق ہوا - اور چائے مین دودھ بھی ہمان میسر آیا

غرض کہ دوسرے روز صبحکے پانچ بجے مین خاکی سے

روانہ ہوکر قریب آٹھ بجے کے منیمرا کو پہنچا۔

کرنیل واٹرفیلڈ صاحب میرے منتظر ہی تھے۔

وہان سے ہم دونون روانہ ہوے۔ اور

گیارہ بجے آیا ٹاباد مین پہنچے۔ مس ہوش مین

برگفسٹ کھانے کے بعد مین مسس کلوین سے

ملنے کے واسطے گیا۔ کپتان بیلی۔ اور کرنیل

کروک شانک کے مارے جانیکا وہ بہت افسوس

کرتی رہین۔ یہ دونون صاحب اِن کے بہت بڑے

دوست تھے - بلکہ جب مسس ملکوین نے کرنیل
کروک شانک کے زخمی ہونے کا حال سنا تھا
تب آپنے مکان مین ایک کوٹھری خالی کرا کر
منتظر تہین کہ جسوقت وہ جنگ سے واپس بھیجے
جاوینگے تب کرنیل صاحب مغفور کو اپنے ہی
پاس رکھکران کی بیمارداری کرینگی - آپا ٹاباد سے
تیسرے دن مین ابناله مین پہنچا - یہان مجھے
دوروز تک مقام کرنا پڑا - کیون کہ میرا اسامان جو
شملہ مین تھا اوس کے پہنچنے مین عرصہ ہوا -

انبالہ سے روانہ ہو کر تاریخ ۲ ماہ ربیع الاول ۱۳۰۶ھ

مطابق ۷ نومبر ۱۸۸۸ء عیسوی کو حیدرآباد میں داخل ہوا۔ فقط

تمام شد

در دار الطبع سرکار عالی باہتمام میرزا زین العابدین
شیرازی بزیور طبع آراستہ گردید

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۹	۳	اسسٹنٹ	+
۸۰	۴	افغانوکی	افغانونکی
۸۱	۱	•	گیا
۸۲	۱	ساتھہ ہزار	آٹھہ ہزار
۹۱	۵	تہند	ٹہنڈ
۹۴	۷	پلٹیتن	پلٹنین
۹۵	۲	عرضکہ	غرضکہ
"	۷	من	مین
۱۰۰	۹	کمپئنی	کمپنی
۱۰۲	۶	حلانا	جلانا
۱۰۳	۲	حیڑہنے	چڑہتے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۰۴	۶	پہنچے	پہنچے
۱۰۶	۷	زمین پر	زمین سے
۲ ۸	۳	بہنگ	جنگ
۱۳۱	۲	ہراری	پراری
،،	۱	آمین	لگینہ
۱۳۵	۷	نہلایا	نہلایا
۱۳۷	۹	برگ فت	برگ فت

صحت نامہ بلاک مونٹین ایکسپڈیشن

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۶	۹	ہوئی	ہوتی
۸	۳	رسرکاری	سرکاری
۱۳	۸	گرپن صاحب	گرین صاحب
۲۶	۶	اوگرٹیدی بیلی	اوگریڈی بیلی
۲۷	۷	برگنڈ	برگیڈ
۳۰	۱	رائل آرش	رائل آیریش
۳۵	۸	بنگالی	بنگالی
۳۶	۷	رائل	رائل
۴۰	۶	بعد	+
۴۵	۵	چہاونین	چہاونیین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴۶	۵	اگر	اکثر
۴۸	۷	گی	کی
۵۰	۲	زحمی	زخمی
۵۴	۹	گہنڈ	کہنڈ
۵۵	۱	سیہوکو	سیہونکو
۵۸	۳	پاس	پار
۶۱	۱	بہین	بہنیین
۶۴	۶	اوسب	اورسب
رر	۸	جاتہا	جاتاتہا
۶۶	۷	گریگی	گریگی
۷۸	۹	ٹیلگراف	ٹیلیگراف